وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور زمین پر چلنے والا کوئی ف۱۱ ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو ف۱۲ اور

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا ف۱۳ اور کہاں سپرد ہوگا ف۱۴ سب کچھ ایک صاف بیان کرنیوالی کتاب ف۱۵ میں ہے اور وہی ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ

جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا ف۱۶ کہ

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ

تمہیں آزمائے ف۱۷ تم میں کس کا کام اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ بیشک تم مرنے کے بعد اٹھائے

بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ ف۱۸ تو نہیں مگر کھلا جادو ف۱۹

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا

اور اگر ہم ان سے عذاب ف۲۰ کچھ گنتی کی مدت تک ہٹا دیں تو ضرور کہیں گے کس چیز

يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ

نے روکا ہے ف۲۱ سن لو جس دن ان پر آئے گا ان سے پھیرا نہ جائے گا اور انھیں گھیرے گا وہی

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ ع وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ

عذاب جس کی ہنسی اڑاتے تھے اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں ف۲۲ پھر اسے

نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ

اس سے چھین لیں ضرور وہ بڑا ناامید ناشکرا ہے ف۲۳ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد

مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰ اِلَّا الَّذِيْنَ

جو اسے پہنچی تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہوئیں، بیشک وہ خوش ہونیوالا بڑائی مارنے والا ہے ف۲۴ مگر جنہوں

صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱

نے صبر کیا اور اچھے کام کیے ف۲۵ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے

ف۱۱ جاندار ہو۔

ف۱۲ یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے

ف۱۳ یعنی اس کے جائے سکونت کو جانتا ہے۔

ف۱۴ سپرد ہونے کی جگہ سے یا مدفن مراد ہے یا مکان یا موت یا قبر۔

ف۱۵ یعنی لوح محفوظ

ف۱۶ یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے۔

ف۱۷ یعنی آسمان و زمین اور ان کی درمیانی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور ظاہر ہو کہ کون شکر گزار متقی فرمانبردار ہے اور

ف۱۸ یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان ہے یہ۔

ف۱۹ یعنی باطل اور دھوکا

ف۲۰ جس کا وعدہ کیا ہے۔

ف۲۱ وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا کیا دیر ہے کفار کا یہ جلدی کرنا براہ تکذیب و استہزا ہے۔

ف۲۲ صحت و امن کا یا وسعت رزق و دولت کا۔

ف۲۳ کہ دوبارہ اس نعمت کے پانے سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللہ کے فضل سے اپنی امید قطع کر لیتا ہے اور صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

ف۲۴ بجائے شکر گزار ہونے اور حق نعمت ادا کرنے کے۔

ف۲۵ مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر رہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ

تو کیا جو وحی تمہاری طرف ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل تنگ ہوگے ف۲۶

يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ

اس بنا پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہ اُترا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ آتا تم تو ڈر سنانے والے ہو

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

ف۲۷ اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے کیا ف۲۸ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنا لیا تم

بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ ف۲۹ اور اللہ کے سوا جو مل سکیں ف۳۰ سب کو بلا لو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ

اگر تم سچے ہو ف۳۱ تو اے مسلمانو اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ

بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ

کے علم ہی سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ف۳۲ جو دنیا کی زندگی

يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا

اور اس کی آرائش چاہتا ہو ف۳۳ ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے ف۳۴ اور اس

يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ

میں کمی نہ دیں گے یہ ہیں وہ جن کے لیے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت

مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ

گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے ف۳۵ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا

روشن دلیل پر ہو ف۳۶ اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے ف۳۷ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۳۸ پیشوا

وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ

اور رحمت وہ اس پر ف۳۹ ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا منکر ہو سارے گروہوں میں ف۴۰

ف۲۶ ترمذی نے کہا کہ استفہام نہی کے معنی میں ہے یعنی آپ کی طرف جو وحی ہوتی ہے وہ سب آپ انھیں پہنچائیں اور دل تنگ نہ ہوں یہ تبلیغ رسالت کی تاکید ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادائے رسالت میں کمی کرنے والے نہیں اور اس نے ان کو اس سے معصوم فرمایا ہے اس تاکید میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ ان کا استہزا تبلیغ کے کام میں مخل نہیں ہوسکتا شانِ نزول عبداللہ بن امیہ مخزومی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اتارا یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۷ تمھیں کیا پروا اگر کفار نہ مانیں یا تمسخر کریں

ف۲۸ کفار مکہ قرآن کریم کی نسبت

ف۲۹ کیونکہ انسان اگر ایسا کلام بنا سکتا ہے تو اس کے مثل بنانا تمہارے مقدور سے باہر نہ ہوگا تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو۔

ف۳۰ اپنی مدد کے لیے۔

ف۳۱ اس میں یہ کلام انسان کا بنایا ہوا ہے۔

ف۳۲ اور یقین رکھو گے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یعنی اعجاز قرآن دیکھ لینے کے بعد ایمان و اسلام پر ثابت رہو۔

ف۳۳ اور اپنی دون ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو۔

ف۳۴ اور جو اعمال انھوں نے طلبِ دُنیا کے لیے کیے ہیں اس کا اجر صحت دولت وسعت رزق کثرت اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کر دیں گے۔

ف۳۵ شانِ نزول ضحاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں ہے کہ اگر وہ صلہ رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی اور نیکی کریں تو اللہ تعالیٰ وسعتِ رزق وغیرہ سے ان کے عمل کی جزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور آخرت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثواب آخرت کے تو معتقد نہ تھے اور جہادوں میں مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لیے شامل ہوتے تھے۔

ف۳۶ وہ اس کی مثل ہو سکتا ہے جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ایسا نہیں ان دونوں میں عظیم فرق ہے روشن دلیل سے وہ دلیل عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور اس شخص سے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ یہود مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام ف۳۷ اور اس کی صحت کی گواہی دے یہ گواہ قرآن مجید ہے ف۳۸ یعنی توریت ف۳۹ یعنی قرآن پر ف۴۰ خواہ کوئی بھی ہوں حدیث شریف سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے) اس امت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جس کو بھی میری خبر پہنچے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے وہ ضرور جہنمی ہے۔

فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں شک نہ ہو بےشک وہ حق ہے تیرے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی

رب کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ

عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ

باندھے ۴۱ وہ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے ۴۲ اور گواہ کہیں گے

هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾

یہ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ۴۳

الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ

جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَمْ یَكُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ

آخرت کے منکر ہیں وہ تھکانے والے نہیں زمین میں ۴۴

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ۘ یُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ

اور نہ اللہ سے جدا ان کے کوئی حمایتی ۴۵ انھیں عذاب پر عذاب ہوگا

مَا كَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ

وہ نہ سن سکتے تھے ۴۶ اور نہ دیکھتے ۴۷ وہی ہیں جنھوں نے

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ

اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں اور ان سے کھوئی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے خواہ نخواہ وہی آخرت

فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

میں سب سے زیادہ نقصان میں ہیں ۴۸ بےشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

وَاَخْبَتُوْۤا اِلٰی رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور اپنے رب کی طرف رجوع لائے وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

---

۴۱ اور اس کے لیے شریک و اولاد بتائے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بد ترین ظلم ہے۔

۴۲ روزِ قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کیے جائیں گے اور انبیاء و ملائکہ ان پر گواہی دیں گے۔

۴۳ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ روزِ قیامت کفار اور منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ظالموں پر خدا کی لعنت اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کیے جائیں گے۔

۴۴ اللہ کو اگر وہ ان پر عذاب کرنا چاہے، کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہیں نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں نہ بچ سکتے ہیں۔

وقف لازم

۴۵ کہ ان کی مدد کریں اور انھیں اس کے عذاب سے بچائیں۔

۴۶ کیونکہ انھوں نے لوگوں کو راہِ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔

۴۷ قتادہ نے کہا کہ وہ حق سننے سے بہرے ہو گئے تو کوئی خیر کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیاتِ قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۴۸ کہ انھوں نے بجائے جنت کے جہنم کو اختیار کیا۔

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ

دونوں فریق ف۴۹ کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ف۵۰ کیا ان

يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ

دونوں کا حال ایک سا ہے ف۵۱ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف

اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ

بھیجا ف۵۲ کہ تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بیشک میں تم پر ایک مصیبت والے

عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا

دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ف۵۳ تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی

نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا

جیسا آدمی دیکھتے ہیں ف۵۴ اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری پیروی کسی نے کی ہو۔ مگر ہمارے کمینوں نے

بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾

ف۵۵ سرسری نظر سے ف۵۶ اور ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے ف۵۷ بلکہ ہم تمہیں ف۵۸ جھوٹا خیال

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ رَحْمَةً

کرتے ہیں۔ بولا اے میری قوم بھلا بتلاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں ف۵۹ اور اس نے مجھے اپنے

مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾

پاس سے رحمت بخشی ف۶۰ تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اسے تمہارے گلے چپیٹ کریں اور تم بیزار ہو ف۶۱

وَیٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا

اور اے قوم میں تم سے کچھ اس پر ف۶۲ مال نہیں مانگتا ف۶۳ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو دور

بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا

کرنے والا نہیں ف۶۴ بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں ف۶۵ لیکن میں تم کو نرے

تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَیٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا

جاہل لوگ پاتا ہوں ف۶۶ اور اے قوم مجھے اللہ سے کون بچا لے گا اگر میں انھیں دور کروں گا تو کیا تمھیں

ف۴۹ یعنی کافر اور مومن ف۵۰ کافر اسکی مثل ہے جو نہ دیکھے نہ سنے یہ ناقص ہے اور مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے وہ کامل ہے حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے۔

ف۵۱ ہرگز نہیں

ف۵۲ انھوں نے قوم سے فرمایا۔

ف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس سال کے بعد اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں۔ (خازن)

ف۵۴ اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں اس امت میں بھی بہت سے بدنصیب سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں گمراہی سے بچائے۔

ف۵۵ کمینوں سے مراد ان کی وہ لوگ تھے جو ان کی نظر میں خسیس پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ قول جہل خالص تھا کیونکہ انسان کا مرتبہ دین کے اتباع اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے مال و منصب و پیشے کو اس میں دخل نہیں دیندار نیک سیرت پیشہ ور کو نظر حقارت سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے۔

ف۵۶ یعنی بغیر غور و فکر کے۔

ف۵۷ مال اور ریاست میں ان کا یہ قول بھی جہل تھا کیونکہ اللہ کے نزدیک بندے کے لیے ایمان و طاعت سبب فضیلت ہے نہ کہ مال و ریاست۔

ف۵۸ نبوت کے دعوی میں اور تمہارے متبعین کو اس کی تصدیق میں۔

ف۵۹ جو میرے دعوی کے صدق پر گواہ ہو۔

ف۶۰ یعنی نبوت عطا کی۔

ف۶۱ اور اس حجت کو ناپسند رکھتے ہو۔

ف۶۲ یعنی تبلیغ رسالت پر۔

ف۶۳ کہ تم پر اس کا ادا کرنا گراں ہو۔

ف۶۴ یہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی اس بات کے جواب میں فرمایا تھا جو وہ لوگ کہتے تھے کہ اے نوح رذیل لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجیے تاکہ ہمیں آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے شرم نہ آئے ف۶۵ اور اس کے قرب سے فائز ہوں گے تو میں انھیں کیسے نکال دوں ف۶۶ ایمان داروں کو رذیل کہتے ہو اور ان کی قدر نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ وہ تم سے بہتر ہیں

تَذَكَّرُوۡنَ ﴿٣٠﴾ وَلَاۤ اَقُوۡلُ لَكُمۡ عِنۡدِىۡ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعۡلَمُ

دھیان نہیں ۔ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب

الۡغَيۡبَ وَلَاۤ اَقُوۡلُ اِنِّىۡ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ تَزۡدَرِىۡۤ اَعۡيُنُكُمۡ

جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف۶۷ اور میں انھیں نہیں کہتا جن کو تمھاری نگاہیں حقیر

لَنۡ يُّؤۡتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيۡرًا ؕ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۖۚ اِنِّىۡۤ اِذًا لَّمِنَ

سمجھتی ہیں کہ ہرگز اللہ انہیں بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے ف۶۸ ایسا

الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٣١﴾ قَالُوۡا يٰـنُوۡحُ قَدۡ جَادَلۡتَنَا فَاَكۡثَرۡتَ جِدَالَنَا فَاۡتِنَا

کروں ف۶۹ تو ضرور میں ظالموں میں سے ہوں ف۷۰ بولے اے نوح تم ہم سے جھگڑے اور بہت ہی جھگڑے تو لے

بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاۡتِيۡكُمۡ بِهِ

آؤ جس ف۷۱ کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر تم سچے ہو بولا وہ تو اللہ تم پر لائے گا

اللّٰهُ اِنۡ شَآءَ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَنۡفَعُكُمۡ نُصۡحِىۡۤ

اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے ف۷۲ اور تمھیں میری نصیحت نفع نہ

اِنۡ اَرَدْتُّ اَنۡ اَنۡصَحَ لَـكُمۡ اِنۡ كَانَ اللّٰهُ يُرِيۡدُ اَنۡ يُّغۡوِيَكُمۡ ؕ

دے گی اگر میں تمھارا بھلا چاہوں جبکہ اللہ تمھاری گمراہی چاہے

هُوَ رَبُّكُمۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿٣٤﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَـرٰٮهُ ؕ قُلۡ اِنِ

وہ تمھارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرو گے ف۷۳ کیا یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے جی سے بنا لیا ف۷۴ تم فرماؤ اگر میں نے

افۡتَرَيۡتُهٗ فَعَلَىَّ اِجۡرَامِىۡ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُجۡرِمُوۡنَ ﴿٣٥﴾ وَاُوۡحِىَ

بنا لیا ہوگا تو میرا گناہ مجھ پر ہے ف۷۵ اور میں تمھارے گناہ سے الگ ہوں اور نوح کو

اِلٰى نُوۡحٍ اَنَّهٗ لَنۡ يُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِكَ اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ فَلَا

وحی ہوئی کہ تمھاری قوم سے مسلمان نہ ہوں گے مگر جتنے ایمان لا چکے تو غم

تَبۡتَئِسۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿٣٦﴾ وَاصۡنَعِ الۡفُلۡكَ بِاَعۡيُنِنَا وَوَحۡيِنَا

نہ کھا اس پر جو وہ کرتے ہیں ف۷۶ اور کشتی بناؤ ہمارے سامنے ف۷۷ اور ہمارے حکم سے

ف۶۷ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی قوم نے آپ کی نبوت میں تین شبہے کیے تھے ایک شبہہ تو یہ کہ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ کہ ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے یعنی تم مال و دولت میں ہم سے زیادہ نہیں ہو اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ یعنی میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں تو تمھارا یہ اعتراض بالکل بے محل ہے میں نے کبھی مال کی فضیلت نہیں جتائی اور دنیوی دولت کا تم کو متوقع نہیں کیا اور اپنی دعوت کو مال کے ساتھ وابستہ نہیں کیا پھر تم یہ کہنے کے کیسے مستحق ہو کہ ہم تم میں کوئی مالی فضیلت نہیں پاتے اور تمھارا یہ اعتراض محض بیہودہ ہے۔ دوسرا شبہہ قوم نوح نے یہ کیا تھا مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ یعنی ہم نہیں دیکھتے کہ تمھاری کسی نے پیروی کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے مطلب یہ تھا کہ وہ بھی صرف ظاہر میں مومن ہیں باطن میں نہیں اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں تو میرے احکام غیب پر مبنی ہیں تاکہ تمھیں یہ اعتراض کرنے کا موقع ہوتا جب میں یہ کہا ہی نہیں تو اعتراض بے محل ہے اور شرع میں ظاہر ہی کا اعتبار ہے لہٰذا تمھارا اعتراض بالکل بے جا ہے نیز لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ فرمانے میں قوم پر ایک لطیف تعریض بھی ہے کہ کسی کے باطن پر حکم کرنا اس کا کام ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو میں نے تو اس کا دعوٰی نہیں کیا باوجودیکہ نبی ہوں تم کس طرح کہتے ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لاتے تیسرا شبہہ اس قوم کا یہ تھا کہ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا یعنی ہم تمھیں اپنا ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میں نے اپنی دعوت کو اپنے فرشتے ہونے پر موقوف نہیں کیا تھا کہ تمھیں یہ اعتراض کا موقع ملتا کہ جتاتے تو تھے تو وہ اپنے آپ کو فرشتہ اور تھے بشر لہٰذا تمھارا یہ اعتراض بھی باطل ہے

ف۶۸ نیکی یا بدی اخلاص یا نفاق

ف۶۹ یعنی اگر میں ان کے ایمان ظاہر کو جھٹلا کر ان کے باطن پر الزام لگاؤں اور انھیں نکال دوں۔

ف۷۰ اور بحمد اللہ میں ظالموں میں سے ہرگز نہیں ہوں تو ایسا کبھی نہ کروں گا۔

ف۷۱ عذاب۔

ف۷۲ اس کو عذاب کرنے سے یعنی نہ اس عذاب کو روک سکو گے نہ اس سے بچ سکو گے۔

ف۷۳ آخرت میں وہی تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا ف۷۴ اور اس طرح خدا کے کلام اور اس کے احکام ماننے سے گریز کرتے ہیں اور اس کے رسول پر بہتان اٹھاتے ہیں اور ان کی طرف افترا کی نسبت کرتے ہیں جن کا صدق براہین بیّنہ اور حجت قویہ سے ثابت ہو چکا ہے لہٰذا اب اُن سے ف۷۵ ضرور اس کا وبال آئے گا لیکن بحمد اللہ میں صادق ہوں تو تم سمجھ لو کہ تمھاری تکذیب کا وبال تم پر پڑے گا ف۷۶ یعنی کفر اور آپ کی تکذیب اور آپ کی ایذا کیونکہ اب آپ کے اعدا سے انتقام لینے کا وقت آ گیا ف۷۷ ہماری حفاظت میں ہماری تعلیم سے۔

وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ

اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۷۸ وہ ضرور ڈبائے جائیں گے ف۷۹ اور نوح کشتی

الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ

بناتا ہے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے اس پر ہنستے ف۸۰ بولا اگر تم ہم پر

إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ

ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے ف۸۱ جیسا تم ہنستے ہو ف۸۲ تو اب جان

تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾

جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اُسے رسوا کرے ف۸۳ اور اترتا ہے وہ عذاب جو

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن

ہمیشہ رہے ف۸۴ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا ف۸۵ اور تنور ابلا ف۸۶ ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کرلے ہر جنس

كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

میں سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے ف۸۷ ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو

وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا

اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے مگر تھوڑے ف۸۸ اور بولا اس میں سوار ہو ف۸۹

بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ

اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ف۹۰ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور وہ

تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي

انھیں لیے جا رہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ ف۹۱ اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے

مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَآوِي

کنارے تھا ف۹۲ اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ف۹۳ بولا اب میں کسی پہاڑ

إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ

کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر

(قرء حفص بفتح المیم وامالۃ الراء ۱۲)

ف۷۸ یعنی ان کی شفاعت اور دفع عذاب کی دعا نہ کرنا کیونکہ ان کا غرق مقدر ہو چکا ہے ف۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکم الٰہی سال کے درخت بوئے بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے اس عرصہ میں مطلقاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا اس سے پہلے جو بچے پیدا ہو چکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انھوں نے بھی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے۔

ف۸۰ اور کہتے اے نوح کیا کرتے ہو آپ فرماتے ایسا مکان بناتا ہوں جو پانی پر چلے یہ سن کر ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ تمسخر سے یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہو گئے۔

ف۸۱ تمھیں ہلاک ہوتا دیکھ کر۔

ف۸۲ کشتی دیکھ کر مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی اس کی لمبائی تین سو گز چوڑائی پچاس گز اونچائی تیس گز تھی (اس میں اور بھی اقوال ہیں)، اس کشتی میں تین درجے بنائے گئے تھے طبقہ زیریں میں وحوش اور درندے اور ہوام اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا پرندے بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے (خازن و مدارک) وغیرہ۔

ف۸۳ دنیا میں اور وہ عذاب غرق ہے۔

ف۸۴ یعنی عذاب آخرت ف۸۵ عذاب و ہلاک کا۔

ف۸۶ اور پانی نے اس میں سے جوش مارا تنور سے یا روئے زمین مراد ہے یا یہی تنور جس میں روٹی پکائی جاتی ہے اس میں بھی چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ تنور پتھر کا تھا حضرت حوا کا جو آپ کو ترکہ میں پہنچا تھا اور وہ یا شام میں تھا یا ہند میں اور تنور کا جوش مارنا عذاب آنے کی علامت تھی۔

ف۸۷ یعنی اُن کے ہلاک کا حکم ہو چکا ہے اور ان سے مراد آپ کی بی بی واعلہ جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ کا بیٹا کنعان ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو سوار کیا جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے۔

ف۸۸ مقاتل نے کہا کہ کل مرد و عورت بہتّر تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے۔ ف۸۹ یہ کہتے ہوئے کہ۔

ف۹۰ اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہیے جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سبب فلاح ہو ضحاک نے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ فرماتے تھے کشتی چلنے لگتی تھی اور جب چاہتے تھے کہ ٹھہر جائے بسم اللہ فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی ف۹۱ چالیس شب و روز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین سے پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہو گئے ف۹۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا ف۹۳ کہ ہلاک ہو جائے گا یہ لڑکا منافق تھا اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا (حسینی)

اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

جس پر وہ رحم کرے اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا ف۹۴

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ

اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ

اور کام تمام ہوا اور کشتی ف۹۵ کوہ جودی پر ٹھہری ف۹۶ اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ

لوگ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا

وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ

ہے ف۹۷ اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا ف۹۸ فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں

لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ

میں نہیں ف۹۹ بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ

لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ

جس کا تجھے علم نہیں ف۱۰۰ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن عرض کی اے رب

اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ

میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے

وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ

اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں فرمایا گیا اے نوح کشتی سے اُتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں

بَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ

کے ساتھ ف۱۰۱ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کے کچھ گروہوں پر ف۱۰۲ اور کچھ گروہ ہیں جنھیں ہم دنیا برتنے

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ

دیں گے ف۱۰۳ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ف۱۰۴ یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں ف۱۰۵ انھیں نہ تم

ف۹۴ جب طوفان اپنی نہایت پر پہنچا اور کفار غرق ہو چکے تو حکم الٰہی آیا۔

ف۹۵ چھ مہینے تمام زمین کا طواف کر کے۔

ف۹۶ جو موصل یا شام کے حدود میں واقع ہے حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہ جودی پر ٹھہری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا۔

ف۹۷ اور تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے۔

ف۹۸ تو اس میں کیا حکمت ہے، شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کی نجات کی دعا نہ کرتے (مدارک)

ف۹۹ اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔

ف۱۰۰ کہ وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں۔

ف۱۰۱ ان برکتوں سے آپ کی ذریت اور آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ بکثرت انبیاء اور ائمہ دین آپ کی نسل پاک سے ہوئے ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکات۔

ف۱۰۲ محمد ابن کعب قرظی نے کہا کہ ان گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر ایک مومن داخل ہے۔

ف۱۰۳ اس سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ ان کی میعادوں تک فراخی عیش اور وسعت رزق عطا فرمائے گا۔

ف۱۰۴ آخرت میں۔

ف۱۰۵ یہ خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا۔

ف۱۰۶ خبر دینے ف۱۰۷ اپنی قوم کی ایذاؤں پر جیسا کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنی قوم کی ایذاؤں پر صبر کیا ف۱۰۸ کہ دنیا میں مظفر و منصور اور آخرت میں مثاب و ماجور ف۱۰۹ نبی بنا کر بھیجا،
حضرت ہود علیہ السّلام کو اخ باعتبار نسب کے فرمایا گیا اسی لیے حضرت مترجم قدس سرہٗ نے اس لفظ کا ترجمہ ہم قوم کیا اعلی اللہ مقامہ ف۱۱۰ اس کی توحید کے معتقد رہو اس کے ساتھ کسی
کو شریک نہ کرو ف۱۱۱ جو بتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو ف۱۱۲ جتنے رسول تشریف لائے سب نے اپنی قوم سے یہی فرمایا اور نصیحت خالصہ وہی ہے جو کسی طمع سے نہ ہو ف۱۱۳ اتنا سمجھ سکو کہ جو محض
بے غرض نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً خیر خواہ اور سچّا ہے باطل کار جو کسی کو گمراہ کرتا ہے ضرور کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی مقصد سے کرتا ہے اس سے حق و باطل میں بہ آسانی تمیز کی جاسکتی ہے

تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۹﴾

جانتے تھے نہ تمہاری قوم اس ف۱۰۶ سے پہلے تو صبر کرو ف۱۰۷ بیشک بھلا انجام پرہیزگاروں کا

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

ف۱۰۸ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو ف۱۰۹ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی

غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ یٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ

معبود نہیں تم تو نرے مفتری ہو ف۱۱۱ اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری

اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا

مزدوری تو اسی کے ذمّہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ف۱۱۲ تو کیا تمھیں عقل نہیں ف۱۱۳ اور اے میری قوم اپنے ربّ سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْكُمْ قُوَّةً

معافی چاہو ف۱۱۴ پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ

اِلٰی قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّمَا

دے گا ف۱۱۵ اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو ف۱۱۶ بولے اے ہود تم کوئی دلیل لے کر ہمارے پاس نہ آئے

نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ

ف۱۱۷ اور ہم خالی تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے کے نہیں نہ تمہاری بات پر یقین لائیں ہم تو

نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ

یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی تمھیں بری جھپٹ پہنچی ف۱۱۸ کہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم سب

وَاشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا

گواہ ہو جاؤ کہ میں بیزار ہوں ان سب سے جنھیں تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو تم سب مل کر میرا برا چاہو ف۱۱۹ پھر مجھے

ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ

مہلت نہ دو ف۱۲۰ میں نے اللہ پر بھروسا کیا جو میرا ربّ ہے اور تمہارا ربّ کوئی چلنے والا نہیں ف۱۲۱

اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ

جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو ف۱۲۲ بیشک میرا ربّ سیدھے راستہ پر ملتا ہے پھر اگر

ف۱۱۴ ایمان لا کر جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ نے ان کے کفر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کر دی اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا فرمائیگا اور قوت و اولاد دے گا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ مجھے اولاد دے آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو انھوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے دریافت کیا امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انھوں نے فرمایا یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِكُمْ اور حضرت نوح علیہ السّلام کا یہ ارشاد یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ فائدہ کثرتِ رزق اور حصولِ اولاد کے لیے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔

ف۱۱۵ مال و اولاد کے ساتھ۔

ف۱۱۶ میری دعوت سے۔

ف۱۱۷ جو تمھارے دعوے کی صحت پر دلالت کرتی اور یہ بات انھوں نے بالکل غلط و جھوٹ کہی تھی حضرت ہود علیہ السلام نے انھیں جو معجزات دکھائے تھے ان سب سے مکر گئے۔

ف۱۱۸ یعنی تم جو بتوں کو برا کہتے ہو اس لیے انھوں نے تمھیں دیوانہ کر دیا مراد یہ ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہو یہ دیوانگی کی باتیں ہیں (معاذ اللہ) ف۱۱۹ یعنی تم اور وہ جنھیں تم معبود سمجھتے ہو سب مل کر مجھے ضرر پہنچانے کی کوشش کرو۔

ف۱۲۰ مجھے تمھاری اور تمھارے معبودوں کی اور تمھاری مکاریوں کی کچھ پروا نہیں اور مجھے تمھاری شوکت و قوت سے کچھ اندیشہ نہیں جن کو تم معبود کہتے ہو وہ جماد بے جان ہیں نہ کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر ان کی کیا حقیقت کہ وہ مجھے دیوانہ کر سکتے یہ حضرت ہود علیہ السّلام کا معجزہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جبار صاحب قوت و شوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلا خوف نہ کیا اور وہ قوم باوجود انتہائی عداوت اور دشمنی کے آپ کو ضرر پہنچانے سے عاجز رہی ف۱۲۱ اس میں بنی آدم اور حیوان سب آگئے۔ ف۱۲۲ یعنی وہ سب کا مالک ہے اور سب پر غالب اور قادر و متصرف ہے۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖۤ اِلَيۡكُمۡ‌ؕ وَيَسۡتَخۡلِفُ رَبِّىۡ

تم منہ پھیرو تو میں تمہیں پہنچا چکا جو تمہاری طرف لے کر بھیجا گیا ف۱۲۳ اور میرا رب تمہاری جگہ اوروں کو لے آئیگا

قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ‌ۚ وَلَا تَضُرُّوۡنَهٗ شَيۡـئًا‌ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

ف۱۲۴ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ف۱۲۵ بے شک میرا رب ہر شے پر نگہبان

حَفِيۡظٌ‏ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا هُوۡدًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ

ہے ف۱۲۶ جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہُود اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو ف۱۲۷ اپنی رحمت فرما کر

بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا‌ ۚ وَنَجَّيۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ‏ ﴿۵۸﴾ وَتِلۡكَ عَادٌ‌ ۖ جَحَدُوۡا

بچا لیا ف۱۲۸ اور انھیں ف۱۲۹ سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد ہیں ف۱۳۰ کہ اپنے

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَعَصَوۡا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيۡدٍ‏ ﴿۵۹﴾

رب کی آیتوں سے منکر ہُوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے

وَاُتۡبِعُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا لَعۡنَةً وَّيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا

اور ان کے پیچھے لگی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن سن لو بیشک عاد اپنے

كَفَرُوۡا رَبَّهُمۡ‌ ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّعَادٍ قَوۡمِ هُوۡدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰى ثَمُوۡدَ اَخَاهُمۡ صٰلِحًا‌ ۘ

رب سے منکر ہُوئے ارے دُور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو

قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ هُوَ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنَ

ف۱۳۱ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۳۲ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۳۳ اس نے

الۡاَرۡضِ وَاسۡتَعۡمَرَكُمۡ فِيۡهَا فَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ‌ ؕ اِنَّ

تمہیں زمین سے پیدا کیا ف۱۳۴ اور اس میں تمہیں بسایا ف۱۳۵ تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع

رَبِّىۡ قَرِيۡبٌ مُّجِيۡبٌ‏ ﴿۶۱﴾ قَالُوۡا يٰصٰلِحُ قَدۡ كُنۡتَ فِيۡنَا مَرۡجُوًّا قَبۡلَ هٰذَاۤ

لاؤ بیشک میرا رب قریب ہے دعا سننے والا۔ بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے ف۱۳۶

اَتَـنۡهٰٮنَاۤ اَنۡ نَّـعۡبُدَ مَا يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِىۡ شَكٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ

کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بیشک جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے

ف۱۲۳ اور حجت ثابت ہو چکی۔

ف۱۲۴ یعنی اگر تم نے ایمان سے اعراض کیا اور جو احکام میں تمہاری طرف لایا ہوں انھیں قبول نہ کیا تو اللہ تمھیں ہلاک کرے گا اور بجائے تمہارے ایک دوسری قوم کو تمہارے دیار و اموال کا والی بنائے گا جو اس کے توحید کے معتقد ہوں اور اس کی عبادت کریں۔

ف۱۲۵ کیونکہ وہ اس سے پاک ہے کہ اُسے کوئی ضرر پہنچ سکے لہذا تمہارے اعراض کا جو ضرر ہے وہ تمھیں کو پہنچے گا۔

ف۱۲۶ اور کسی کا قول فعل اس سے مخفی نہیں۔ جب قوم ہُود نصیحت پذیر نہ ہوئی تو بارگار قدیر برحق سے ان کے عذاب کا حکم نافذ ہوا۔

ف۱۲۷ جن کی تعداد چار ہزار تھی۔

ف۱۲۸ اور قوم عاد کو ہوا کے عذاب سے ہلاک کر دیا۔

ف۱۲۹ یعنی جیسے مسلمانوں کو عذاب دُنیا سے بچایا ایسے ہی آخرت کے

ف۱۳۰ یہ خطاب ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی امت کو اور تِلۡكَ اشارہ ہے قوم عاد کی قبور و آثار کی طرف مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انھیں دیکھو اور عبرت حاصل کرو

ع ۱۱ ۵ ناہ

ف۱۳۱ بھیجا تو حضرت صالح علیہ السلام نے اُن سے

ف۱۳۲ اور اس کی وحدانیت مانو۔

ف۱۳۳ صرف وہی مستحق عبادت ہے کیونکہ

ف۱۳۴ تمہارے جد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمہاری نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس سے بنا کر۔

ف۱۳۵ اور زمین کو تم سے آباد کیا۔ ضحاک نے اسۡتَعۡمَرَكُمۡ کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ تمہیں طویل عمریں دیں۔ حتی کہ ان کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوئیں

ف۱۳۶ اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے۔ جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہو گئیں اور کہنے لگے۔

إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّي

ایک بڑے دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں. بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں

وَاٰتٰنِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِي مِنَ اللّٰهِ إِنْ عَصَيْتُهُ قف فَمَا

اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۱۳۷ تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں ف۱۳۸ تو تم

تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ بڑھاؤ گے ف۱۳۹ اور اے میری قوم یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لیے نشانی

فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ

تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اُسے بُری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک

عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ ط

عذاب پہنچے گا ف۱۴۰ تو انھوں نے ف۱۴۱ اس کی کوچیں کاٹیں تو صالح نے کہا اپنے گھروں میں تین دن

ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِينَ

اور برت لو ف۱۴۲ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا ف۱۴۳ پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے

اٰمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ط إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر ف۱۴۴ بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بیشک تمہارا رب قوی عزت

الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي

والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۴۵ تو صبح اپنے گھروں

دِيَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿٦٧﴾ لا كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ط أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا۟ كَفَرُوا

میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے سن لو بے شک ثمود اپنے رب سے

رَبَّهُمْ ط أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ع ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى

منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر اور بے شک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ف۱۴۶ مژدہ

قَالُوا سَلٰمًا ط قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَأٰٓ

لے کر آئے بولے سلام کہا ف۱۴۷ سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا لے آئے ف۱۴۸ پھر جب دیکھا

ف۱۳۷ حکمت و نبوت عطا کی۔
ف۱۳۸ رسالت کی تبلیغ اور بت پرستی سے روکنے میں۔
ف۱۳۹ یعنی مجھے تمہارے خسارے کا تجربہ اور زیادہ ہوگا۔
ف۱۴۰ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا جس کا بیان سورۂ اعراف میں ہو چکا ہے، آپ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تو پتھر سے بحکم الٰہی ناقہ (اونٹنی) پیدا ہوا یہ ناقہ ان کے لیے آیت و معجزہ تھا اس آیت میں اس ناقہ کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اُسے زمین میں چرنے دو اور کوئی آزار نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب ہو گے اور مہلت نہ پاؤ گے۔
ف۱۴۱ حکم الٰہی کی مخالفت کی اور چہار شنبہ کو۔
ف۱۴۲ یعنی جمعہ تک جو کچھ دُنیا کا عیش کرنا ہے کر لو شنبہ کو تم پر عذاب آئے گا پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سُرخ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب نازل ہو جائے گا
ف۱۴۳ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔
ف۱۴۴ ان بلاؤں سے
ف۱۴۵ یعنی ہولناک آواز نے جس کی ہیبت سے ان کے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے۔
ف۱۴۶ سادہ رو نوجوانوں کی حسین شکلوں میں حضرت اسحاق و حضرت یعقوب علیہما السّلام کی پیدائش کا۔
ف۱۴۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔
ف۱۴۸ مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات بہت ہی مہمان نواز تھے بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا آپ اس غم میں تھے ان مہمانوں کو دیکھتے ہی آپ نے ان کے لیے کھانا لانے میں جلدی فرمائی چونکہ آپ کے یہاں گائیں بکثرت تھیں اس لیے بچھڑے کا بھُنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا۔ ع ۸ / ۶
فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دستر خوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ اس کو پسند فرماتے تھے گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنت ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو مزید ثواب پائیں گے۔

ف ١٤٩ عذاب کرنے کے لیے ف ١٥٠ حضرت سارہ پسِ پردہ ف ١٥١ اس کے فرزند ف ١٥٢ حضرت اسحٰق کے فرزند ف ١٥٣ حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام موجود تھے اس بشارت کے ضمن میں ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرت سارہ کی عمر اتنی دراز ہوگی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گی ف ١٥٤ میری عمر نوّے سے متجاوز ہو چکی ہے ف ١٥٥ جن کی عمر ایک سو بیس ١٢٠ سال کی ہوگئی ہے۔

يْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ

کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری سمجھا اور جی ہی جی میں ان سے ڈرنے لگا۔

قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ

بولے ڈریئے نہیں ہم قومِ لوط کی طرف ف ١٤٩ بھیجے گئے ہیں اور اس کی بی بی ف ١٥٠ کھڑی تھی

فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾

وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اُسے ف ١٥١ اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے ف ١٥٢ یعقوب کی ف ١٥٣

قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا

بولی ہائے خرابی کیا میرا بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں ف ١٥٤ اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے ف ١٥٥ بیشک یہ تو اچنبے

لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

کی بات ہے فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی

عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ

برکتیں تم پر اس گھر والو بیشک ف ١٥٦ وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا پھر جب ابراہیم کا خوف

إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٤﴾

زائل ہوا اور اُسے خوشخبری ملی ہم سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا ف ١٥٧

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ ﴿٧٥﴾ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ

بیشک ابراہیم تحمل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانے والا ہے ف ١٥٨ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ

إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿٧٦﴾ وَ

بیشک تیرے رب کا حکم آچکا اور بیشک ان پر عذاب آنے والا ہے کہ پھیرا نہ جائے گا اور

لَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ

جب لوط کے پاس ہمارے فرشتے آئے ف ١٥٩ اسے ان کا غم ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا اور بولا یہ

هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ

بڑی سختی کا دن ہے ف ١٦٠ اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی آئی اور انھیں آگے ہی سے

ف ١٥٦ فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ تمھارے لیے کیا جائے تعجب ہے تم اس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارقِ عادات اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنا ہوا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہلِ بیت میں داخل ہیں۔

ف ١٥٧ یعنی کلام وسوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا مجادلہ یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قومِ لوط کی بستیوں میں اگر پچاس ایمان دار ہوں تو بھی انھیں ہلاک کرو گے فرشتوں نے کہا نہیں فرمایا اگر چالیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ نے فرمایا اگر تیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگر ایک مردِ مسلمان موجود ہو تب ہلاک کر دو گے انھوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس میں لوط علیہ السلام ہیں اس پر فرشتوں نے کہا ہمیں معلوم ہے جو وہاں ہیں ہم حضرت لوط علیہ السلام کو اور ان کے گھر والوں کو بچائیں گے سوائے ان کی عورت کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و معاصی سے باز آنے کے لیے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے ف ١٥٨ ان صفات سے آپ کی رقتِ قلب اور آپکی رافت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مباحثہ کا سبب ہوئی فرشتوں نے کہا۔

ف ١٥٩ حسین صورتوں میں حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی ہیئت اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خباثت و بدعملی کا خیال کر کے۔

ف ١٦٠ مروی ہے کہ ملائکہ کو حکمِ الٰہی یہ تھا کہ وہ قومِ لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بدعملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں۔ چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمھیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہ تھا فرشتوں نے کہا ان کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی۔ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی عورت جو کافرہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جا کر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السّلام کے یہاں ایسے خوبرو اور حسین مہمان آئے ہیں جن کی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ

بُرے کاموں کی عادت پڑی تھی ف۱۶۱ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمھارے لیے ستھری

لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

ہیں تو اللہ سے ڈرو ف۱۶۲ اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک

رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ

چلن نہیں بولے تمھیں معلوم ہے کہ تمھاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ف۱۶۳ اور تم ضرور جانتے

لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ

ہو جو ہماری خواہش ہے بولے اے کاش مجھے تمھارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی

شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ

پناہ لیتا ف۱۶۴ فرشتے بولے اے لوط ہم تمھارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں ف۱۶۵ وہ تم تک نہیں

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا

پہنچ سکتے ف۱۶۶ تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے ف۱۶۷ سوائے

امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ

تمھاری عورت کے اسے بھی وہی پہنچنا ہے جو انھیں پہنچے گا ف۱۶۸ بیشک ان کا وعدہ صبح کے وقت ہے ف۱۶۹

اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

کیا صبح قریب نہیں پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کر دیا

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ ۙ مُّسَوَّمَةً

ف۱۷۰ اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے جو نشان کیے ہوئے

عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ

تیرے رب کے پاس ہیں ف۱۷۱ اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں ف۱۷۲ اور ف۱۷۳ مدین کی طرف ان کے ہم قوم

شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا

شعیب کو ف۱۷۴ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۱۷۵ اور ناپ

ف۱۶۱ اور کچھ شرم حیا باقی نہ رہی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے ف۱۶۲ اور اپنی بیبیوں سے تمتع کرو کہ یہ تمھارے لیے حلال ہے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسن اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور حمیت سیکھیں۔

ف۱۶۳ یعنی ہمیں ان کی طرف رغبت نہیں۔

ف۱۶۴ یعنی مجھے اگر تمھارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا ایسا قبیلہ رکھتا جو میری مدد کرتا تو تم سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا تھا اور اندر سے یہ گفتگو فرما رہے تھے، قوم نے چاہا کہ دیوار توڑے فرشتوں نے آپ کا رنج و اضطراب دیکھا تو۔

ف۱۶۵ تمھارا پایا مضبوط ہے ہم ان لوگوں کو عذاب کرنے کے لیے آئے ہیں تم دروازہ کھول دو اور ہمیں اور انھیں چھوڑ دو۔

ف۱۶۶ اور تمھیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے حضرت نے دروازہ کھول دیا قوم کے لوگ مکان میں گھس آئے حضرت جبریل نے بحکم الٰہی اپنا بازو اُن کے مُنہ پر مارا سب اندھے ہو گئے اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان سے نکل بھاگے انھیں راستہ نظر نہیں آتا تھا اور یہ کہتے جاتے تھے ہائے ہائے لُوط کے گھر میں بڑے جادوگر ہیں انھوں نے ہمیں جادو کر دیا فرشتوں نے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا۔

ف۱۶۷ اس طرح آپ کے گھر کے تمام لوگ چلے جائیں۔

ف۱۶۸ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا یہ عذاب کب ہوگا حضرت جبریل نے کہا۔

ف۱۶۹ حضرت لُوط علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اس سے جلدی چاہتا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا۔

ف۱۷۰ یعنی اُلٹ دیا اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے قومِ لُوط کے شہر جس طبقہ زمین پر تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اُٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹا ف۱۷۱ ان پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے قتادہ نے کہا کہ ان پر سُرخ خطوط تھے حسن و سدی کا قول ہے کہ ان پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی اس کا نام اس پتھر پر لکھا تھا ف۱۷۲ یعنی اہل مکہ سے ف۱۷۳ ہم نے بھیجا باشندگانِ شہر ف۱۷۴ آپ نے اپنی قوم سے ف۱۷۵ پہلے تو آپ نے توحید و عبادت کی ہدایت فرمائی کہ وہ تمام امور میں سب سے اہم ہے اس کے بعد جن عادات قبیحہ میں وہ مبتلا تھے اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا۔

(الخف ۶۷/۱۵)

تنقصوا المکیال والمیزان انی ارٰکم بخیر وانی اخاف علیکم

اور تول میں کمی نہ کرو بیشک میں تمھیں آسودہ حال دیکھتا ہوں ف۱۷۶ اور مجھے تم پر گھیر لینے

عذاب یوم محیط ﴿۸۴﴾ ویٰقوم اوفوا المکیال والمیزان بالقسط

والے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۷۷ اور اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو

ولا تبخسوا الناس اشیآءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین ﴿۸۵﴾

اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو

بقیت اللہ خیر لکم ان کنتم مؤمنین ۚ وما انا علیکم بحفیظ ﴿۸۶﴾

اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تمھیں یقین ہو ف۱۷۸ اور میں کچھ تم پر نگہبان نہیں ف۱۷۹

قالوا یٰشعیب اصلٰوتک تامرک ان نترک ما یعبد اٰبآؤنا او

بولے اے شعیب کیا تمھاری نماز تمھیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو

ان نفعل فی اموالنا ما نشٰؤا ؕ انک لانت الحلیم الرشید ﴿۸۷﴾

چھوڑ دیں ف۱۸۰ یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں ف۱۸۱ ہاں جی تمھیں بڑے عقلمند نیک چلن ہو

قال یٰقوم ارءیتم ان کنت علیٰ بینۃ من ربی ورزقنی منہ

کہا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں ف۱۸۲ اور اس نے مجھے اپنے

رزقا حسنا ؕ وما ارید ان اخالفکم الیٰ ما انھٰکم عنہ ؕ ان

پاس سے اچھی روزی دی ف۱۸۳ اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمھیں منع کرتا ہوں آپ اس کے خلاف کرنے لگوں

ارید الا الاصلاح ما استطعت ؕ وما توفیقی الا باللہ ؕ علیہ

ف۱۸۴ میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے

توکلت والیہ انیب ﴿۸۸﴾ ویٰقوم لا یجرمنکم شقاقی ان یصیبکم

میں نے اسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں اور اے میری قوم تمھیں میری ضد یہ نہ کموا دے کہ تم پر

مثل ما اصاب قوم نوح او قوم ھود او قوم صٰلح ؕ وما قوم

پڑے جو پڑا تھا نوح کی قوم یا ہود کی یا صالح کی قوم پر اور لوط کی قوم

ف۱۷۶ ایسے حال میں آدمی کو چاہیئے کہ نعمت کی شکر گزاری کرے اور دوسروں کو اپنے مال سے فائدہ پہنچائے نہ کہ ان کے حقوق میں کمی کرے ایسی حالت میں اس خیانت کی عادت سے اندیشہ ہے کہ کہیں اس نعمت سے محروم نہ کر دیئے جاؤ۔

ف۱۷۷ کہ جس سے کسی کو رہائی میسر نہ ہو اور سب کے سب ہلاک ہو جائیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دن کے عذاب سے عذاب آخرت مراد ہو۔

ف۱۷۸ یعنی مالِ حرام ترک کرنے کے بعد حلال جس قدر بھی بچے وہی تمھارے لیے بہتر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے۔

ف۱۷۹ کہ تمھارے افعال پر دار و گیر کروں علماء نے فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کو حرب کی اجازت تھی۔ جیسے حضرت موسیٰ و حضرت داؤد و حضرت سلیمان علیہم السلام وغیرہم بعض وہ تھے جنھیں حرب کا حکم نہ تھا۔ حضرت شعیب علیہ السلام انھیں میں سے ہیں تمام دن وعظ فرماتے اور شب تمام نمازیں گزارتے قوم آپ سے کہتی کہ اس نماز سے آپ کو کیا فائدہ آپ فرماتے نماز خوبیوں کا حکم دیتی ہے برائیوں سے منع کرتی ہے تو اس پر وہ تمسخر سے یہ کہتے جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔

ف۱۸۰ بت پرستی نہ کریں۔

ف۱۸۱ مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال کے مختار ہیں چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔

ف۱۸۲ بصیرت و ہدایت پر۔

ف۱۸۳ یعنی نبوت و رسالت یا مالِ حلال اور ہدایت و معرفت تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمھیں بت پرستی اور گناہوں سے منع نہ کروں کیونکہ انبیاء اسی لیے بھیجے جاتے ہیں۔

ف۱۸۴ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے حلیم و رشید ہونے کا اعتراف کیا تھا اور ان کا یہ کلام استہزاءً نہ تھا بلکہ مدعا یہ تھا کہ آپ باوجود حلم و کمال عقل کے ہم کو اپنے مال میں اپنے حسب مرضی تصرف کرنے سے کیوں منع فرماتے ہیں۔ اس کا جواب جو حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ جب تم میرے کمال عقل کے معترف ہو تو تمھیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ میں نے اپنے لیے جو بات پسند کی ہے وہ وہی ہوگی جو سب سے بہتر ہو اور وہ خدا کی توحید اور ناپ تول میں ترکِ خیانت ہے میں اس کا پابندی سے عامل ہوں تو تمھیں سمجھ لینا چاہیئے کہ یہی طریقہ بہتر ہے۔

لُوۡطٍ مِّنۡكُمۡ بِبَعِيۡدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ

تو کچھ تم سے دور نہیں ف۱۸۵ اور اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بیشک میرا رب

رَحِيۡمٌ وَّدُوۡدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوۡا يٰشُعَيۡبُ مَا نَفۡقَهُ كَثِيۡرًا مِّمَّا تَقُوۡلُ وَاِنَّا

مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمھاری بہت سی باتیں اور بیشک

لَنَرٰٮكَ فِيۡنَا ضَعِيۡفًا ‌ۚ وَلَوۡلَا رَهۡطُكَ لَرَجَمۡنٰكَ‌ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡنَا

ہم تمھیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ف۱۸۶ اور اگر تمھارا کنبہ نہ ہوتا ف۱۸۷ تو ہم نے تمھیں پتھراؤ کر دیا ہوتا اور کچھ ہماری

بِعَزِيۡزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَهۡطِىۡۤ اَعَزُّ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذۡتُمُوۡهُ

نگاہ میں تمھیں عزت نہیں. کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کُنبہ کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے ف۱۸۸ اور اسے تم نے اپنی

وَرَآءَكُمۡ ظِهۡرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۹۲﴾ وَيٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا

پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ف۱۸۹ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے بس میں ہے اور اے قوم تم اپنی جگہ

عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اِنِّىۡ عَامِلٌ ‌ؕ سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ

اپنا کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا چاہتے ہو کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ

يُّخۡزِيۡهِ وَمَنۡ هُوَ كَاذِبٌ‌ ؕ وَارۡتَقِبُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ رَقِيۡبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا

اسے رسوا کریگا اور کون جھوٹا ہے ف۱۹۰ اور انتظار کرو ف۱۹۱ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں اور جب ف۱۹۲

جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا شُعَيۡبًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَ

ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر بچا لیا اور

اَخَذَتِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الصَّيۡحَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دِيَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ۙ ﴿۹۴﴾

ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۹۳ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے

كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا ‌ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّمَدۡيَنَ كَمَا بَعِدَتۡ ثَمُوۡدُ ﴿۹۵﴾ ع وَ

گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دُور ہوں مدین جیسے دُور ہُوئے ثمود ف۱۹۴ اور

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۙ ﴿۹۶﴾ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَ

بیشک ہم نے مُوسیٰ کو اپنی آیتوں ف۱۹۵ اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں

ف۱۸۵ ابھیں کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے نہ وہ کچھ دُور کے رہنے والے تھے تو ان کے حال سے عبرت حاصل کرو

ف۱۸۶ اگر ہم آپ کے ساتھ کچھ زیادتی کریں تو آپ میں مدافعت کی طاقت نہیں۔

ف۱۸۷ جو دین میں ہمارا موافق ہے اور جس کو ہم عزیز رکھتے ہیں

ف۱۸۸ کہ اللہ کے لیے تو تم میرے قتل سے باز نہ رہے اور میرے کنبہ کی وجہ سے باز رہے اور تم نے اللہ کے نبی کا احترام نہ کیا اور کنبے کا احترام کیا۔

ف۱۸۹ اور اس کے حکم کی کچھ پروا نہ کی۔

ف۱۹۰ اپنے دعاوی میں یعنی تمھیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم عذابِ الٰہی سے شقی کی شقاوت ظاہر ہو جائے گی۔

ف۱۹۱ عاقبت امر اور انجام کار کا۔

ف۱۹۲ ان کے عذاب اور ہلاک کے لیے۔

ف۱۹۳ حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے ہیبت ناک آواز سے کہا مُوۡتُوۡا جَمِيۡعًا سب مر جاؤ اس آواز کی دہشت سے ان کے دم نکل گئے اور سب مر گئے۔

ف۱۹۴ اللہ کی رحمت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کبھی دو امتیں ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز حضرت شعیب و صالح علیہما السّلام کی امتوں کے لیکن قومِ صالح کو ان کے نیچے سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قومِ شعیب کو اوپر سے۔ ع ۸

ف۱۹۵ یعنی معجزات۔

مَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ ﴿٩٧﴾ یَقْدُمُ

کی طرف بھیجا تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے ف ۱۹۶ اور فرعون کا کام راستی کا نہ تھا ف ۱۹۷ اپنی قوم کے

قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾

آگے ہوگا قیامت کے دن تو انھیں دوزخ میں لا اتارے گا ف ۱۹۸ اور وہ کیا ہی بُرا گھاٹ اُترنے کا

وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾

اور ان کے پیچھے پڑی اس جہان میں لعنت اور قیامت کے دن ف ۱۹۹ کیا ہی بُرا انعام جو انھیں ملا

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِیْدٌ ﴿١٠٠﴾

یہ بستیوں ف ۲۰۰ کی خبریں ہیں کہ ہم تمھیں سناتے ہیں ف ۲۰۱ ان میں کوئی کھڑی ہے ف ۲۰۲ اور کوئی کٹ گئی ف ۲۰۳

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ

اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ خود انھوں نے ف ۲۰۴ اپنا بُرا کیا تو ان کے معبود جنھیں ف ۲۰۵ اللہ کے

الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ

سوا پوجتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے ف ۲۰۶ جب تمھارے ربّ کا حکم آیا

وَمَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ

اور ان ف ۲۰۷ سے انہیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے ربّ کی جب بستیوں کو

الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بیشک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے ف ۲۰۸ بیشک اس میں نشانی

لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ

ہے اس کے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے ف ۲۰۹ وہ دن ہے جس میں سب لوگ ف ۲۱۰

النَّاسُ وَذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿١٠٤﴾

اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے ف ۲۱۱ اور ہم اُسے ف ۲۱۲ پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت

یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ ﴿١٠٥﴾

کے لیے ف ۲۱۳ جب وہ دن آئیگا کوئی بے حکم خدا بات نہ کرے گا ف ۲۱۴ تو ان میں کوئی بد بخت ہے اور کوئی خوش نصیب ف ۲۱۵

ف ۱۹۶ اور کفر میں مبتلا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ف ۱۹۷ وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونے کے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستم گاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے وہ کہاں اور خدائی کہاں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رشد و حقانیت تھی آپ کی سچائی کی دلیلیں آیات ظاہرہ و معجزات باہرہ وہ لوگ معائنہ کر چکے تھے پھر بھی انھوں نے آپ کی اتباع سے مُنہ پھیرا اور ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دُنیا میں کفر و ضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں ان کا امام ہوگا اور۔

ف ۱۹۸ جیسا کہ انھیں دریائے نیل میں لا ڈالا تھا۔

ف ۱۹۹ یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون۔

ف ۲۰۰ یعنی گزری ہوئی امتوں۔

ف ۲۰۱ کہ تم اپنی امت کو ان کی خبریں دو تاکہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں ان بستیوں کی حالت کھیتیوں کی طرح ہے کہ۔

ف ۲۰۲ اس کے مکانوں کی دیواریں موجود ہیں کھنڈر پائے جاتے ہیں نشان باقی ہیں جیسے کہ عاد و ثمود کے دیار

ف ۲۰۳ یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام و نشان ہو گئی اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا جیسے قوم نوح علیہ السلام کے دیار۔

ف ۲۰۴ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے۔

ف ۲۰۵ جہل و گمراہی سے ف ۲۰۶ اور ایک شمّہ عذاب دفع نہ کر سکے۔

ف ۲۰۷ بتوں اور جھوٹے معبودوں۔

ف ۲۰۸ تو ہر ظالم کو چاہیئے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے۔ ف ۲۰۹ عبرت و نصیحت

ف ۲۱۰ اگلے پچھلے حساب کے لیے

ف ۲۱۱ جس میں آسمان والے اور زمین والے سب حاضر ہوں گے

ف ۲۱۲ یعنی روز قیامت کو۔

ف ۲۱۳ یعنی جو مدت ہم نے بقائے دُنیا کے لیے مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک۔

ف ۲۱۴ تمام خلق ساکت ہوگی قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اس میں احوال مختلف ہوں گے بعض احوال میں تو شدت ہیبت سے کسی کو بے اذن الٰہی بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی۔ اور بعض احوال میں اذن دیا جائے گا کہ لوگ اذن سے کلام کریں گے اور بعض احوال میں ہول و دہشت کم ہوگی اس وقت لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔

ف ۲۱۵ شقیق بلخی قدس سرہ نے فرمایا سعادت کی پانچ علامتیں ہیں (۱) دل کی نرمی (۲) کثرت گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) امیدوں کا کوتاہ ہونا (۵) حیا۔ اور بدبختی کی علامت بھی پانچ چیزیں ہیں (۱) دل کی سختی (۲) آنکھ کی خشکی یعنی عدم گریہ (۳) دنیا کی رغبت (۴) دراز امیدیں (۵) بے حیائی۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾

تو وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح رینکیں گے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ

وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان وزمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ

چاہا ف۲۱۶ بیشک تمہارا رب جب جو چاہے کرے اور وہ جو خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں ہمیشہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ

اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا

عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ مَا

ف۲۱۷ یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی تو اے سننے والے دھوکا میں نہ پڑ اس سے جسے یہ کافر

يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ

پوجتے ہیں ف۲۱۸ یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے ان کے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۱۹ اور بیشک ہم ان کا

غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ وَلَوْلَا

حصہ انھیں پورا پھیر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ف۲۲۰ تو اس میں پھوٹ پڑ

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

گئی ف۲۲۱ اگر تمہارے رب کی ایک بات ف۲۲۲ پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو جبھی ان کا فیصلہ کردیا جاتا ف۲۲۳ اور بیشک وہ

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ اِنَّهٗ بِمَا

اس کی طرف سے ف۲۲۴ دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۲۲۵ اور بیشک جتنے ہیں ف۲۲۶ ایک ایک کو تمہارا رب اس کا عمل پورا بھر

يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا

دیگا اسے ان کے کاموں کی خبر ہے ف۲۲۷ تو قائم رہو ف۲۲۸ جیسا تمھیں حکم ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع لایا ہے ف۲۲۹

تَطْغَوْا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمھیں آگ

ف۲۱۶ اتنا اور زیادہ رہیں گے اور اس زیادتی کی کوئی انتہا نہیں تو معنی یہ ہوئے کہ ہمیشہ رہیں گے کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے۔ (جلالین)

ف۲۱۷ اتنا اور زیادہ رہیں گے اس زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے ہمیشگی مراد ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۲۱۸ بے شک یہ اس بت پرستی پر عذاب دیئے جائیں گے جیسے کہ پہلی امتیں مبتلائے عذاب ہوئیں۔

ف۲۱۹ اور تمھیں معلوم ہو چکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا۔

ف۲۲۰ یعنی توریت۔

ف۲۲۱ بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔

ف۲۲۲ کہ ان کے حساب میں جلدی نہ فرمائے گا مخلوق کے حساب و جزاء کا دن روز قیامت ہے۔

ف۲۲۳ اور دنیا ہی میں گرفتار عذاب کیے جاتے۔

ف۲۲۴ یعنی آپ کی امت کے کفار قرآن کریم کی طرف سے۔

ف۲۲۵ جس نے ان کی عقلوں کو حیران کردیا ہے۔

ف۲۲۶ تمام خلق تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے روز قیامت۔

ف۲۲۷ اس پر کچھ مخفی نہیں اس میں نیکوں اور تصدیق کرنے والوں کے لیے تو بشارت ہے وہ نیکی کی جزاء پائیں گے اور کافروں اور تکذیب کرنیوالوں کے لیے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے۔

ف۲۲۸ اپنے رب کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر۔

ف۲۲۹ اور اس نے تمہارا دین قبول کیا ہے وہ دین و طاعت پر قائم رہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے سفیان بن عبداللہ ثقفی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتا دیجیے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے فرمایا۔ اٰمَنْتُ بِاللہ کہہ اور قائم رہ۔

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾
چھوئے گی ف۲۳۰ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں ف۲۳۱ پھر مدد نہ پاؤ گے

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ
اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں ف۲۳۲ اور کچھ رات کے حصوں میں ف۲۳۳ بیشک نیکیاں

يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ
برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ف۲۳۴ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو اور صبر کرو کہ اللہ نیکوں

لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ
کا نیگ ضائع نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم سے اگلی سنگتوں میں ف۲۳۵ ایسے

اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ
جن میں بھلائی کا کچھ حصہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے ف۲۳۶ ہاں ان میں تھوڑے تھے وہی

اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا
جن کو ہم نے نجات دی ف۲۳۷ اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے جو انھیں دیا گیا ف۲۳۸ اور وہ گنہگار

مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
تھے اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک کر دے اور ان کے لوگ

مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ
اچھے ہوں اور اگر تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا ف۲۳۹ اور وہ

لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ
ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے ف۲۴۰ مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا ف۲۴۱ اور لوگ اسی لیے بنائے

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
ہیں ف۲۴۲ اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بیشک ضرور جہنم بھر دونگا جنوں اور آدمیوں کو ملا کر

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ
اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمہارا دل ف۲۴۳

ف۲۳۰ کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل و محبت رکھنے کو کہتے ہیں ابو العالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے عمال سے راضی نہ ہو سدی نے کہا ان کے ساتھ مداہنت نہ کرو۔ قتادہ نے کہا کہ مشرکین سے نہ ملو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم و راہ مودت و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔

ف۲۳۱ کہ تمہیں اس کے عذاب سے بچا سکے یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے رسم و راہ میل و محبت رکھیں اور اسی سے ان کا حال قیاس کرنا چاہیئے جو خود ظالم ہیں۔

ف۲۳۲ دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں۔

ف۲۳۳ اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشا ہیں

ف۲۳۴ نیکیوں سے مراد یا یہی پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استغفار یا اور کچھ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو ان کے درمیان واقع ہوں جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے **شانِ نزول** ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لیے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لیے ہے فرمایا نہیں سب کے لیے۔

ف۲۳۵ یعنی پہلی امتوں میں جو ہلاک کی گئیں

ف۲۳۶ معنی یہ ہیں کہ ان امتوں میں ایسے اہل خیر نہیں ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فسا کرنے سے روکتے اور گناہوں سے منع کرتے اسی لیے ہم نے انھیں ہلاک کر دیا۔

ف۲۳۷ وہ انبیاء پر ایمان لائے ان کے احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد سے روکتے رہے ف۲۳۸ اور تنعم و تلذذ اور خواہشات و شہوات کے عادی ہو گئے اور کفر و معاصی میں ڈوبے رہے ف۲۳۹ تو سب ایک دین پر ہوتے ف۲۴۰ کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر ف۲۴۱ وہ دین حق پر متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کریں گے ف۲۴۲ یعنی اختلاف والے اختلاف کے لیے اور رحمت والے اتفاق کے لیے ف۲۴۳ کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہوں گے۔

ف۲۴۴ اور انبیاء کے حال اور اُن کی امتوں کے سلوک دیکھ کر آپ کو اپنی قوم کی ایذاء کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو ف۲۴۵ اور انبیاء اور ان کی امتوں کے تذکرے واقع کے مطابق بیان ہُوئے جو دوسری کتابوں اور دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں یعنی جو واقعات بیان فرمائے گئے وہ حق بھی ہیں ف۲۴۶ بھی کہ گزری ہوئی امتوں کے حالات اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں ف۲۴۷ عنقریب اس کا نتیجہ پا لوگے ف۲۴۸ جس کا ہمیں ہمارے ربّ نے حُکم دیا ف۲۴۹ تمھارے انجام کار کی ف۲۵۰ اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا۔

بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

ٹھہرائیں ف۲۴۴ اور اس سورت میں تمھارے پاس حق آیا ف۲۴۵ اور مسلمانوں کو پند و نصیحت

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۲۰ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

ف۲۴۶ اور کافروں سے فرماؤ تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ف۲۴۷ ہم اپنا کام کرتے ہیں

اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝۱۲۱ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝۱۲۲ وَلِلّٰهِ غَيْبُ

ف۲۴۸ اور راہ دیکھو کہ ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ف۲۴۹ اور اللہ ہی کے لیے ہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ

آسمانوں اور زمین کے غیب ف۲۵۰ اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی

تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۳

کرو اور اس پر بھروسا رکھو اور تمھارا ربّ تمھارے کاموں سے غافل نہیں

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ یوسف مکّی ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۱ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم

تَعْقِلُوْنَ ۝۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ

سمجھو ہم تمھیں سب سے اچھا بیان سُناتے ہیں ف۳ اس لیے کہ ہم نے تمھاری طرف اس

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۳ اِذْ

قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بیشک اس سے پہلے تمھیں خبر نہ تھی یاد

قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ

کرو جب یوسف نے اپنے باپ ف۴ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝۴ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ

اور چاند دیکھے انھیں اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا ف۵ کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے

ف۱ سورۂ یوسف مکیّہ ہے اس میں بارہ[۱۲] رکوع اور ایک سو گیارہ[۱۱۱] آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ[۱۶۶] حرف ہیں **شانِ نزول** علماء یہود نے اشراف عرب سے کہا تھا کہ سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ اولاد حضرت یعقوب مُلک شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور ان کے وہاں جاکر آباد ہونے کا کیا سبب ہُوا اور حضرت یوسف علیہ الصّلوٰۃ والسلام کا واقعہ کیا ہے اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

ف۲ جس کا اعجاز ظاہر اور من عند اللہ ہونا واضح اور معانی اہل علم کے نزدیک غیر مشتبہ ہیں اور اس میں حلال و حرام حدود و احکام صاف بیان فرمائے گئے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں متقدمین کے احوال روشن طور پر مذکور ہیں اور حق و باطل کو ممتاز کر دیا گیا ہے۔ ع ۱۰/۱۴

ف۳ جو بہت سے عجائب و غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دُنیا کے بہت فوائد اور سلاطین و رعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائص اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے تجاوز کرنے کا نفیس بیان ہے جس سے سننے والے میں نیک سیرتی اور پاکیزہ خصائل پیدا ہوتے ہیں صاحب بحر الحقائق نے کہا کہ اس بیان کا احسن ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ قصہ انسان کے احوال کے ساتھ کمال مشابہت رکھتا ہے اگر یوسف سے دل کو اور یعقوب سے رُوح کو اور راحیل سے نفس کو برادران یوسف سے قویٰ و حواس کو تعبیر کیا جائے اور تمام قصہ کو انسانوں کے حالات سے مطابقت دی جائے چنانچہ انھوں نے وہ مطابقت بیان بھی کی ہے جو یہاں بنظر اختصار درج نہیں کی جاسکتی۔

ف۴ حضرت یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہ السّلام۔

ف۵ حضرت یوسف علیہ السّلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اُترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں ان سب نے آپ کو سجدہ کیا یہ خواب شب جمعہ کو دیکھا یہ رات شب قدر تھی ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سُورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے سدی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لیے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقۃً سجدہ ہی مراد ہے کیونکہ اس زمانہ میں سلام کی طرح سجدہ تحیت تھا حضرت یوسف علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے ہیں حضرت یعقوب علیہ السّلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے بہت زیادہ محبت تھی اس لیے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السّلام اس پر مطلع تھے اس لیے جب حضرت یوسف علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السّلام نے۔

ف۶ کیونکہ وہ اس کی تعبیر کو سمجھ لیں گے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوّت کے لیے برگزیدہ فرمائے گا اور دارین کی نعمتیں اور شرف عنایت کریگا اس لیے آپکو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپنے فرمایا ف۷ اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تدبیر سوچیں گے ف۸ ان کو کید و حسد پر ابھارے گا اس میں ایما ہے کہ برادران یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایذا رو ضرر پر اقدام کریں گے تو اسکا سبب وسوسہ شیطان ہوگا (خازن) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے چاہیئے کہ اس کو محب سے بیان کیا جاوے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہیئے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور یہ پڑھے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا۔

عَلٰٓی اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ

نہ کہنا ف۶ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے ف۷ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے

مُّبِیْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَیُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ

ف۸ اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا ف۹ اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائیگا ف۱۰

وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَعَلٰٓی اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓی اَبَوَیْكَ

اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر ف۱۱ جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ

مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۶﴾ؑ لَقَدْ كَانَ

دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی ف۱۲ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے بے شک یوسف

فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ

اور اس کے بھائیوں میں ف۱۳ پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ف۱۴ جب بولے ف۱۵ کہ ضرور یوسف اور اس

اَحَبُّ اِلٰٓی اَبِیْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِۚ ﴿۸﴾

کا بھائی ف۱۶ ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ف۱۷ بیشک ہمارے باپ صراحۃً ان کی محبت میں ڈوبے

اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا

ہوئے ہیں ف۱۸ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ ف۱۹ کہ تمہارے باپ کا منہ صرف تمہاری ہی طرف رہے

مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ

ف۲۰ اور اس کے بعد پھر نیک ہو جانا ف۲۱ ان میں ایک کہنے والا ف۲۲ بولا یوسف کو مارو نہیں ف۲۳

وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ

اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی چلتا اسے آکر لے جائے ف۲۴ اگر تمہیں کرنا ہے

فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ

بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ف۲۵

لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے کہ میوے کھائے اور کھیلے ف۲۶ اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں ف۲۷

ف۹ اجتباء یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا یعنی چن لینا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیض ربّانی کے ساتھ مخصوص کرے جس سے اس کو طرح طرح کے کمالات و کرامات بے سعی و محنت حاصل ہوں یہ مرتبہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے اور انکی بدولت ان کے مقربین صدیقین و شہداء و صالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کیے جاتے ہیں۔

ف۱۰ علم و حکمت عطا کرے گا اور کتب سابقہ اور احادیث انبیاء کے غوامض کشف فرمائے گا اور مفسرین نے اس سے تعبیر خواب بھی مراد لی ہے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تعبیر خواب کے بڑے ماہر تھے۔

ف۱۱ نبوّت عطا فرما کر جو اعلیٰ مناصب میں سے ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر ہیں اور سلطنتیں دے کر دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرکے۔

ف۱۲ کہ انھیں نبوّت عطا فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نارِ نمرود سے خلاصی دی اور اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یعقوب اور اسباط عنایت کیے۔

ف۱۳ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بی بی لیا بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں اُن سے آپ کے چھ فرزند ہوئے روبیل شمعون لاوی یہودا زبولون یشجر اور چار بیٹے حرم سے ہوئے دان نفتالی جاد آشر ان کی مائیں زلفہ اور بلہہ لیا کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی بہن راحیل سے نکاح فرمایا ان سے دو فرزند ہوئے یوسف بنیامین یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے ہیں انھیں کو اسباط کہتے ہیں۔

ف۱۴ پوچھنے والے سے یہود مُراد ہیں جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ السلام کا حال اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کے خطۂ کنعان سے سرزمین مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے ان کو توریت کے مطابق پایا تو انھیں حیرت ہوئی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتابیں پڑھنے اور علماء اور احبار کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اس قدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے یہ دلیل ہے کہ آپ ضرور نبی ہیں اور قرآن پاک ضرور وحی الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپکو علم قدس سے مشرف فرمایا علاوہ بریں اس واقعہ میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں اور حکمتیں ہیں ف۱۵ برادران حضرت یوسف ف۱۶ حقیقی بنیامین ف۱۷ قوی ہیں زیادہ کام آ سکتے ہیں زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے ہیں کیا کام کر سکتے ہیں ف۱۸ اور یہ بات ان کے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا ان کی صغر سنی میں انتقال ہو گیا اس لیے وہ مزید شفقت و محبت کے مورد ہوئے اور ان میں رشد و نجابت وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں یہ سبب ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت ہے یہ سب باتیں خیال میں نہ لاکر انھیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انھوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیئے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلس مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگو یہ مشورہ اس طرح ہوئی ف۱۹ آبادیوں سے دُور بس یہی صورتیں ہیں جن سے ف۲۰ اور انھیں فقط تمہاری ہی محبت ہو اور کی نہیں ف۲۱ اور توبہ کرلینا ف۲۲ یعنی یہودا یا روبیل ف۲۳ کیونکہ قتل گناہ عظیم ہے ف۲۴ یعنی کوئی مسافر وہاں گزرے اور کسی ملک کو انھیں لے جائے اس سے بھی غرض حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظر عنایت اس طرح ان پر ہوگی ف۲۵ اس میں اشارہ ہے کہ چاہیئے تو یہ کہ کچھ بھی نہ کرو لیکن اگر تم نے ارادہ کرہی لیا ہے تو بس اتنے ہی پر اکتفا کرو چنانچہ سب اس پر متفق ہو گئے اور اپنے والد سے ف۲۶ یعنی تفریح کے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں مثل شکار اور تیر اندازی وغیرہ کے ف۲۷ ان کی پوری نگہداشت رکھیں گے ف۲۸ کیونکہ ان کی ایک ساعت کی جدائی گوارا نہیں ہے ف۲۹ کیونکہ اُس سرزمین میں بھیڑیے اور درندے بہت ہیں ف۳۰ اور اپنی سیر و تفریح میں مشغول ہو جاؤ ف۳۱ لہٰذا انھیں

قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ

بولا بیشک مجھے رنج دے گا کہ اُسے لے جاؤ ۲۸ اور ڈرتا ہوں کہ اُسے بھیڑیا کھا لے ۲۹

وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

اور تم اس سے بے خبر رہو ۳۰ بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے اور ہم ایک جماعت ہیں

إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي

جب تو ہم کسی مصرف کے نہیں ۳۱ پھر جب اُسے لے گئے ۳۲ اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے

غَيَابَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا

کنویں میں ڈال دیں ۳۳ اور ہم نے اسے وحی بھیجی ۳۴ کہ ضرور تو انھیں ان کا یہ کام جتا دیگا ۳۵ ایسے وقت

يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا

کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ۳۶ اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے ۳۷ بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے

ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ

نکل گئے ۳۸ اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اُسے بھیڑیا کھا گیا اور

مَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ

کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ۳۹ اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا

بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ

خون لگا لائے ۴۰ کہا بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے ۴۱ تو صبر اچھا

وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا

اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو ۴۲ اور ایک قافلہ آیا ۴۳ انھوں نے اپنا پانی لانے والا

وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوهُ

بھیجا ۴۴ تو اس نے اپنا ڈول ڈالا ۴۵ بولا آہا کیسی خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اُسے پونجی بنا کر

بِضَاعَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ

چھپا لیا ۴۶ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور بھائیوں نے اُسے کھوٹے داموں کمتی

ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تقدیر الٰہی یونہی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور وقت روانگی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص جو حریر جنت کی تھی اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے اتار کر آگ میں ڈالا گیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ قمیص آپ کو پہنائی تھی وہ قمیص مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو اور اُن سے ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی وہ قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی ف۳۲ اس طرح کہ جب تک حضرت یعقوب علیہ السلام انھیں دیکھتے رہے وہاں تک تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر سوار کیئے ہوئے عزت و احترام کے ساتھ لے گئے جب دور نکل گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے غائب ہو گئے تو انھوں حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے پٹکا اور دلوں میں جو عداوت تھی وہ ظاہر ہوئی جس کی طرف جاتے تھے وہ مارتا تھا اور طعنے دیتا تھا۔ اور خواب جو کسی طرح انھوں نے سن پایا تھا اس پر تشنیع کرتے تھے اور کہتے تھے اپنے خواب کو بلا وہ اب تجھے ہمارے ہاتھوں سے چھڑائے جب سختیاں حد کو پہنچیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہودا سے کہا خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک یہودا نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم نے مجھ سے کیا عہد کیا تھا یاد کرو قتل کی نہیں ٹھہری تھی تب وہ ان حرکتوں سے باز آئے ف۳۳ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا یہ کنواں کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں واقع تھا اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قمیص اتار کر کنویں میں چھوڑا جب وہ اس کی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسّی چھوڑ دی تاکہ آپ پانی میں گر کر ہلاک ہو جائیں حضرت جبریل امین بحکم الٰہی پہنچے اور انھوں نے آپ کو ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنویں میں تھا اور آپ کے ہاتھ کھول دیئے اور روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قمیص جو تعویذ بنا کر آپ کے گلے میں ڈال دیا تھا وہ کھول کر آپ کو پہنا دیا اس سے اندھیرے کنویں میں روشنی ہو گئی سبحان اللہ انبیاء علیہم السلام کے مبارک اجساد شریفہ میں کیا برکت ہے کہ ایک قمیص جو اس بابرکت بدن سے مس ہوا اس نے اندھیرے کنویں کو روشن کر دیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ملبوسات اور آثار مقبولان حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سُنت ہے ف۳۴ بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام کے یا بطریق الہام کہ آپ غمگین نہ ہوں ہم آپ کو عمیق چاہ سے بلند جاہ پر پہنچائیں گے اور تمہارے بھائیوں کو حاجتمند بنا کر تمہارے پاس لائیں گے اور انھیں تمہارے زیر فرمان کریں گے اور ایسا ہو گا ف۳۵ جو انھوں نے اس وقت تمہارے ساتھ کیا ف۳۶ کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپ کی شان ایسی رفیع ہو گی آپ اس مسند سلطنت و حکومت پر ہوں گے کہ وہ آپ کو نہ پہچانیں گے الحاصل برادران یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال کر واپس ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص جو اتار لیا تھا اس کو ایک بکری کے بچّہ کے خون میں رنگ کر ساتھ لے لیا ف۳۷ جب مکان کے قریب پہنچے اور انکے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا اے میرے فرزندو کیا تمھیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا انھوں نے کہا نہیں فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں ف۳۸ یعنی ہم آپس میں ایک دوسرے سے دوڑ کرتے تھے کہ کون آگے نکلے اس دوڑ میں ہم دور نکل گئے ف۳۹ کیونکہ نہ ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ایسی دلیل و علامت ہے جس سے ہماری راست گوئی ثابت ہو ف۴۰ اور قمیص کو پھاڑنا بھول گئے حضرت

یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ قمیص اپنے چہرہ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا عجب طرح کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو کھا تو گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک بھیڑیا پکڑ لائے اور
حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ بھیڑیا ہے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھایا ہے آپ نے اس بھیڑیئے سے دریافت فرمایا وہ بحکم الٰہی گویا ہو کر کہنے لگا حضور نہیں نے آپکے فرزند کو کھایا اور
نہ انبیاء کے ساتھ کوئی بھیڑیا ایسا کرسکتا ہے حضرت نے اس بھیڑیئے کو چھوڑ دیا اور بیٹوں سے ف۴۱ اور واقعہ اس کے خلاف ہے ف۴۲ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تین روز کنوئیں میں رہے اس کے
بعد اللہ نے انھیں اس سے نجات عطا فرمائی ف۴۳ جو مدین سے مصر کی طرف جا رہا تھا اور وہ راستہ بہک کر اس جنگل میں آپڑا جہاں آبادی سے بہت دُور ایک کنواں تھا اور اس کا پانی کھاری تھا مگر

دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِي

کے ریوں پر بیچ ڈالا ف۴۷ اور انھیں اس پر کچھ رغبت نہ تھی ف۴۸ اور مصر کے جس شخص نے

اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ

اُسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا ف۴۹ انھیں عزت سے رکھو ف۵۰ شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے ف۵۱

نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ

یا ان کو ہم بیٹا بنالیں ف۵۲ اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ دیا اور اس لیے کہ اُسے

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓي اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

باتوں کا انجام سکھائیں ف۵۳ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ

جانتے اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ف۵۴ ہم نے اُسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۵۵ اور ہم ایسا

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ

ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور وہ جس عورت ف۵۶ کے گھر میں تھا اس نے اُسے لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ

ف۵۷ اور دروازے سب بند کر دیئے ف۵۸ اور بولی آؤ تمھیں سے کہتی ہوں ف۵۹ کہا اللہ کی پناہ ف۶۰ وہ عزیز تو

اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ

میرا رب یعنی پرورش کرنیوالا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ف۶۱ بیشک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا اور بیشک عورت نے اس کا

بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ

ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ف۶۲ ہم نے یونہی کیا کہ اس سے برائی اور بیحیائی کو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ

پھیر دیں ف۶۳ بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں ہے ف۶۴ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ف۶۵ اور عورت نے

قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ

اس کا کرتا پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں ف۶۶ دروازے کے پاس ملا ف۶۷ بولی کیا سزا ہے اس کی

حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے میٹھا ہو گیا جب وہ قافلہ والے اس کنوئیں کے قریب اُترے تو ف۴۴ جس کا نام مالک بن ذعر خزاعی تھا یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا جب وہ کنوئیں پر پہنچا ف۴۵ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ ڈول پکڑ لیا اور اس میں لٹک گئے مالک نے ڈول کھینچا آپ باہر تشریف لائے اس نے آپکا حسن عالم افروز دیکھا تو نہایت خوشی میں آکر اپنے یاروں کو مژدہ دیا۔ ف۴۶ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جو اس جنگل میں اپنی بکریاں چراتے تھے وہ دیکھ بھال رکھتے تھے آج جو انھوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں نہ دیکھا تو انھیں تلاش ہوئی اور قافلہ میں پہنچے وہاں انھوں نے مالک بن ذعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہے ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے، کسی کام کا نہیں ہے نافرمان ہے اگر خرید و تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے پھر اسے کہیں اتنی دُور لے جانا کہ اس کی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا۔

ف۴۷ جن کی تعداد بقول قتادہ بیس درہم تھی ف۴۸ پھر مالک بن ذعر اور اس کے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصر میں لائے اور اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریان بن ولید بن نزدان عملیقی تھا اور اس نے اپنی عنان سلطنت قطفیر مصری کے ہاتھ میں دے رکھی تھی تمام خزائن اسی کے تحت تصرف تھے اس کو عزیز مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیر اعظم تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کے لیے لائے گئے تو ہر شخص کے دل میں آپ کی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی تا آنکہ آپ کے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی اتنا ہی مشک اتنا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی اور آپ کا وزن چار سو رطل تھا اور عمر شریف اس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی عزیز مصر نے اس قیمت پر آپ کو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا دوسرے خریدار اس کے مقابلہ میں خاموش ہو گئے ف۴۹ جس کا نام زلیخا تھا۔ ف۵۰ قیام گاہ نفیس ہو لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو ف۵۱ اور وہ ہمارے کاموں میں اپنے تدبر و دانائی سے ہمارے لیے نافع اور بہتر مددگار ہوں اور امور سلطنت و ملک داری کے سرانجام میں ہمارے کام آئیں کیونکہ رشد کے آثار ان کے چہرے سے نمودار ہیں۔

ف۵۲ یہ قطفیر نے اس لیے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی ف۵۳ یعنی خوابوں کی تعبیر ف۵۴ شباب اپنی نہایت پر آیا اور عمر شریف بقول ضحاک بیس سال کی اور بقول سدی تیس کی اور بقول کلبی اٹھارہ اور تیس کے درمیان ہوئی ف۵۵ یعنی علم باعمل اور فقاہت فی الدین عنایت کی بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قول صواب اور علم سے تعبیر خواب مراد ہے بعض نے فرمایا علم حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے ف۵۶ یعنی زلیخا ف۵۷ اور اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی ناجائز خواہش کو پورا کرے زلیخا کے مکان میں یکے بعد دیگرے سات دروازے تھے اس نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو یہ خواہش پیش کی ف۵۸ مقفل کر ڈالے ف۵۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے ف۶۰ وہ مجھے اس قباحت سے بچائے جس کی تو طلبگار ہے مدعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے میں اس کے پاس جانے والا نہیں ف۶۱ اس کا بدلہ یہ نہیں کہ میں اس کے اہل میں خیانت کروں جو ایسا کرے وہ ظالم ہے ف۶۲ مگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی برہان دیکھی اور اس ارادہ فاسدہ سے محفوظ رہے وہ برہان عصمت نبوّت ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نفوس طاہرہ کو اخلاقِ ذمیمہ و افعال رذیلہ سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاق شریفہ طاہرہ مقدسہ پر ان کی خلقت فرمائی ہے اس لیے وہ ہر ناکردنی فعل

مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ

جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی ف۶۸ مگر یہ قید کیا جائے یا دُکھ کی مار ف۶۹ کہا اُس

هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ

نے مجھ کو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں ف۷۰ اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے ف۷۱ گواہی دی اگر ان کا

قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۶﴾ وَ اِنْ

کُرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انھوں نے غلط کہا ف۷۲ اور اگر ان

كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۷﴾

کا کُرتا پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے ف۷۳

فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَیْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَیْدَكُنَّ

پھر جب عزیز نے اس کا کُرتا پیچھے سے چرا دیکھا ف۷۴ بولا بیشک یہ تم عورتوں کا چرتر ہے بیشک تمہارا

عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَ اسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ

چرتر بڑا ہے ف۷۵ اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو ف۷۶ اور اے عورت تو اپنے گناہ کی معافی مانگ ف۷۷

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ

بے شک تو خطا واروں میں ہے ف۷۸ اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں ف۷۹ کہ عزیز کی بی بی اپنے

الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ

نوجوان کا دل لبھاتی ہے بیشک ان کی محبّت اس کے دل میں پیر گئی ہے ہم تو اسے صریح خود

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَ

رفتہ پاتے ہیں ف۸۰ تو جب زلیخا نے ان کا چرچا سُنا تو ان عورتوں کو بُلا بھیجا ف۸۱ اور

اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّیْنًا وَّ قَالَتِ

ان کے لیے مسندیں تیار کیں ف۸۲ اور ان میں ہر ایک کو ایک چھری دی ف۸۳ اور یوسف ف۸۴ سے کہا

اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ

ان پر نکل آؤ ف۸۵ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں ف۸۶ اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے ف۸۷ اور بولیں

سے باز رہتے ہیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپ کے درپے ہوئی اس وقت آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ انگشت مبارک دندان اقدس کے نیچے دبا کر اجتناب کا اشارہ فرماتے ہیں ف۶۳ اور خیانت و زنا سے محفوظ رکھیں ف۶۴ جنھیں ہم نے برگزیدہ کیا ہے اور جو ہماری طاعت میں اخلاص رکھتے ہیں الحاصل جب زلیخا آپ کے درپے ہوئی تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بھاگے اور زلیخا ان کے پیچھے انھیں پکڑنے بھاگی حضرت جس جس دروازے پر پہنچتے جاتے تھے اس کا قفل کھل کر گرتا چلا جاتا تھا ف۶۵ آخر کار زلیخا حضرت تک پہنچی اور اس نے آپ کا کرتہ پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں مگر آپ غالب آئے ف۶۶ یعنی عزیز مصر ف۶۷ فوراً ہی زلیخا نے اپنی براءت ظاہر کرنے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مکر سے خائف کرنے کے لیے حیلہ تراشا اور شوہر سے ف۶۸ اتنا کہہ کر اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں عزیز طیش میں آکر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے درپے نہ ہو جائے اور یہ زلیخا کی شدت محبت کب گوارا کر سکتی تھی اس لیے اس نے یہ کہا ف۶۹ یعنی اس کو کوڑے لگائے جائیں جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لیے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ نے اپنی براءت کا اظہار اور حقیقت حال کا بیان ضروری سمجھا اور ف۷۰ یعنی یہ مجھ سے فعل قبیح کی طلب گار ہوئی میں نے اس سے انکار کیا اور میں بھاگا عزیز نے کہا یہ بات کس طرح باور کی جائے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ گھر میں ایک چار مہینے کا بچہ پالنے میں تھا جو زلیخا کے ماموں کا لڑکا ہے اس سے دریافت کرنا چاہیے، عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا بچہ کیا جانے اور کیسے بولے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی کی شہادت ادا کرا دینے پر قادر ہے عزیز نے اس بچہ سے دریافت کیا قدرت الٰہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی اور زلیخا کے قول کو باطل بتایا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۷۱ یعنی اس بچے نے ف۷۲ کیونکہ یہ صورت بتاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے بڑھے اور زلیخا نے ان کو دفع کیا تو کرتا آگے سے پھٹا ف۷۳ اس لیے کہ یہ حال صاف بتاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے بھاگتے تھے اور زلیخا پیچھے سے پکڑتی تھی اس لیے کرتا پیچھے سے پھٹا ف۷۴ اور جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں اور زلیخا جھوٹی ہے۔ ف۷۵ پھر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر عزیز نے اس طرح معذرت کی ف۷۶ اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو اور اس کلام سے یہ بھی مطلب تھا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرو تاکہ چرچا نہ ہو اور شہرہ عام نہ ہو جائے فائدہ اس کے علاوہ بھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی براءت کی بہت سی علامتیں موجود تھیں ایک تو یہ کہ کوئی شریف طبیعت انسان اپنے محسن کے ساتھ اس طرح کی خیانت روا نہیں رکھتا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام باایں کرامت اخلاق کس طرح ایسا کر سکتے تھے دوم یہ کہ دیکھنے والوں نے آپ کو بھاگتے آتے دیکھا اور طالب کی یہ شان نہیں ہوتی وہ درپے ہوتا ہے بھاگتا نہیں بھاگتا وہی ہے جو کسی بات پر مجبور کیا جائے اور وہ اسے گوارا نہ کرے سوم یہ کہ عورت نے انتہا درجہ کا سنگھار کیا تھا اور وہ غیر معمولی زیب و زینت کی حالت میں تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رغبت و اہتمام محض اس کی طرف سے تھا چہارم حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا تقویٰ و طہارت جو ایک دراز مدت تک دیکھا جا چکا تھا اس سے آپ کی طرف ایسے امر قبیح کی نسبت کسی طرح قابل اعتبار نہیں ہو سکتی تھی پھر عزیز مصر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ف۷۷ کہ تو نے بیگناہ پر تہمت لگائی ف۷۸ عزیز مصر نے اگرچہ اس قصہ کو بہت دبایا لیکن یہ خبر چھپ نہ سکی اور اس کا چرچا اور شہرہ ہو ہی گیا ف۷۹ یعنی شرفاء مصر کی عورتیں ف۸۰ کہ اس آشفتگی میں اس کو اپنے ننگ و ناموس اور پردے و عفت کا لحاظ بھی نہ رہا ف۸۱ یعنی جب اس نے سنا کہ اشراف مصر کی عورتیں اس کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ کی محبت پر ملامت کرتی ہیں تو اس نے چاہا کہ وہ اپنا عذر انھیں ظاہر کر دے اس لیے اس نے ان کی دعوت کی اور اشراف مصر کی چالیس عورتوں کو مدعو کر دیا ان میں وہ سب بھی تھیں جنہوں نے اس پر ملامت کی تھی زلیخا نے ان عورتوں کو بہت عزت و احترام کے ساتھ مہمان بنایا ف۸۲ نہایت پرتکلف جن پر وہ بہت عزت و آرام سے تکیے لگا کر بیٹھیں اور دسترخوان بچھائے گئے اور قسم قسم کے کھانے اور میوے چنے گئے ف۸۳ تاکہ کھانے

کے لیے اسے گوشت کاٹیں اور میوے تراشیں ف۸۴ کو عمدہ لباس پہنا کر ان ف۸۵ پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اصرار و تاکید زیادہ ہوئی تو اس کی مخالفت کے اندیشہ سے آپ کو آنا ہی پڑا ف۸۶
کیونکہ انھوں نے اس جمال عالم افروز کے ساتھ نبوت و رسالت کے انوار اور تواضع و انکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت و اقتدار اور لذائذ اطعمہ اور صور جمیلہ کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تھی
تعجب میں آگئیں اور آپ کی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہوگئی ف۸۷ بجائے لیموں کے اور دل حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اصلا احساس نہ ہوا ف۸۸ کہ ایسا حسن و جمال بشر میں دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصر کی عالی خاندان جمیلہ مخدرات

حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ

اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنس بشر سے نہیں ف۸۸ یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ (زلیخا) نے کہا تو یہ ہیں وہ

الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ

جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ف۸۹ اور بیشک میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تو انھوں نے اپنے آپ کو بچایا

لَىٕنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَ لَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾

ف۹۰ اور بیشک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور ذلت

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ

اٹھائیں گے ف۹۱ یوسف نے عرض کی اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی

عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ

ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیریگا ف۹۲ تو میں ان کی طرف مائل ہونگا اور نادان بنوں گا تو اس کے رب نے

لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا

اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر پھیر دیا بیشک وہی سنتا جانتا ہے ف۹۳ پھر سب کچھ نشانیاں

لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۳۵﴾ وَ دَخَلَ

دیکھ دکھا کر پچھلی مت انھیں یہی آئی کہ ضرور ایک مدت تک اُسے قید خانہ میں ڈالیں ف۹۴ اور اس کے ساتھ

مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ

قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ف۹۵ ان میں ایک ف۹۶ بولا میں نے خواب دیکھا کہ ف۹۷ شراب نچوڑتا ہوں اور

قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ

دوسرا بولا ف۹۸ میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں

مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا

ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بیشک ہم آپ کو نیکو کار دیکھتے ہیں ف۹۹ یوسف نے کہا جو کھانا

طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا

تمھیں ملا کرتا ہے وہ تمھارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمھیں بتا دوں گا ف۱

طرح طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ پیراستہ سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعاً التفات نہیں کرتے ف۸۹ اب تم نے دیکھ لیا اور تمھیں معلوم ہوگیا کہ میری شیفتگی کچھ قابل تعجب اور جائے ملامت نہیں ف۹۰ اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے اس پر مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجیئے زلیخا بولی۔

ف۹۱ اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کے ساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انھوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلوار سے میرا خون بہایا تو یوسف علیہ السلام کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا میسر نہ ہوگا جیسا میں جدائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدموں میں پریشانی کے ساتھ وقت کاٹتی ہوں یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں میرے ساتھ حریر میں شاہانہ سریر پر عیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چبھنے والے بوریئے پر ننگے جسم کو دکھانا گوارا کریں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سن کر مجلس سے اٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانہ سے باہر آئیں اور ایک ایک نے آپ سے اپنی تمناؤں اور مرادوں کا اظہار کیا۔ آپ کو ان کی گفتگو بہت ناگوار ہوئی تو بارگاہِ الٰہی میں (خازن و مدارک و حسینی)

ع۱۴

ف۹۲ اور اپنی عصمت کی پناہ میں نہ لے گا۔

ف۹۳ جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے امید پوری ہونے کی کوئی شکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تاکہ وہاں کی محنت و مشقت دیکھ کر انھیں نعمت و راحت کی قدر ہو اور تیری درخواست قبول کریں زلیخا نے اس رائے کو مانا اور عزیز مصر سے کہا کہ میں اس عبری غلام کی وجہ سے بدنام ہوگئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے مناسب یہ ہے کہ ان کو قید کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ وہ خطا وار ہیں اور میں ملامت سے بری ہوں یہ بات عزیز کے خیال میں آگئی۔

ف۹۴ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیج دیا۔

ف۹۵ ان میں سے ایک تو مصر کے شاہ اعظم ولید بن نزوان عملیقی کا مہتمم مطبخ تھا اور دوسرا اس کا ساقی ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انھوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا، اس جرم میں وہ قید کیے گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں ف۹۶ جو بادشاہ کا ساقی تھا ف۹۷ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے۔ میں ان خوشوں سے
ف۹۸ یعنی مہتمم مطبخ ف۹۹ کہ آپ دن میں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نمازیں گزارتے ہیں۔ جب کوئی جیل میں بیمار ہوتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں اس کی خبر گیری رکھتے ہیں جب کسی پر تنگی ہوتی ہے اس کے لیے کشائش کی راہ نکالتے ہیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے تعبیر دینے سے پہلے اپنے معجزے کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کر دی اور یہ ظاہر فرما دیا کہ علم میں آپ کا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علم تعبیر ظن پر مبنی ہے اس لیے آپ نے چاہا کہ انھیں ظاہر فرما دیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے جس کو اللہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اس کے نزدیک خواب کی تعبیر کیا بڑی بات ہے اس وقت معجزے کا اظہار آپ نے اس لیے فرمایا کہ آپ جانتے تھے کہ ان دونوں

میں ایک عنقریب سولی دیا جائے گا تو آپ نے چاہا کہ اس کو کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچاویں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لیے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے۔ (مدارک و خازن)

مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ

یہ ان علموں میں سے ہے، جو مجھے میرے ربّ نے سکھایا ہے، بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ

اور وہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور

اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍؕ

اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا و۱۰۱ ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ

یہ و۱۰۲ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر

النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ

نہیں کرتے و۱۰۳ اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو کیا جدا جدا ربّ و۱۰۴

خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُؕ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً

اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب و۱۰۵ تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے

سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍؕ

اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں و۱۰۶ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اُتاری

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ

حکم نہیں مگر اللہ کا اُس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو و۱۰۷ یہ سیدھا دین ہے

الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ

و۱۰۸ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے و۱۰۹ اے قید خانہ کے دونوں

السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًاۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ

ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا و۱۱۰ رہا دوسرا و۱۱۱ وہ سولی دیا

فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ

جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے و۱۱۲ حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال

ف۱۰۰ اس کی مقدار اور اس کا رنگ اور اس کے آنے کا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا یا کتنا کھایا، کب کھایا۔

ف۱۰۱ حضرت یوسف علیہ السّلام نے اپنے معجزہ کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں اور آپکے آباؤ اجداد انبیاء ہیں جن کا مرتبہ علیا دنیا میں مشہور ہے اس سے آپکا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت کو مانیں۔

ف۱۰۲ توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا۔

ف۱۰۳ اس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں

ف۱۰۴ جیسے کہ بُت پرستوں نے بنا رکھے ہیں کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانبے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی چھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب نکمے بیکار نہ نفع دے سکیں نہ ضرر پہنچا سکیں ایسے جھوٹے معبود۔

ف۱۰۵ کہ نہ کوئی اس کا مقابل ہو سکتا ہے نہ اس کے حکم میں دخل دے سکتا ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ نظیر سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک۔

ف۱۰۶ اور ان کا نام معبود رکھ لیا ہے۔ باوجود وہ بے حقیقت پتھر ہیں۔

ف۱۰۷ کیونکہ صرف وہی مستحق عبادت ہے۔

ف۱۰۸ جس پر دلائل و براہین قائم ہیں۔

ف۱۰۹ توحید و عبادتِ الٰہی کی دعوت دینے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر خواب کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد کیا۔

ف۱۱۰ یعنی بادشاہ کا ساقی تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائیگا۔ اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائے گا اور تین خوشے جو خواب میں بیان کیے گئے ہیں یہ تین دن ہیں اتنے ہی ایام قید خانہ میں رہے گا پھر بادشاہ اس کو بلا لے گا۔

ف۱۱۱ یعنی مہتمم مطبخ و طعام۔

ف۱۱۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سُن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السّلام سے کہا، کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا۔

فِيهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي

کرتے تھے ف۱۱۳ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا ف۱۱۴ اس سے کہا اپنے

عِندَ رَبِّكَ فَأَنسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ

رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا ف۱۱۵ تو شیطان نے اُسے بھلا دیا کہ اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے یوسف کا

بِضْعَ سِنِينَ ﴿٤٢﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیلخانہ میں رہا ف۱۱۶ اور بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فربہ

يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يٰبِسٰتٍ

کہ اُنھیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی ف۱۱۷

يٰأَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُءْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ ﴿٤٣﴾

اے دربار یو میری خواب کا جواب دو اگر تمھیں خواب کی تعبیر آتی ہو

قَالُوا أَضْغٰثُ أَحْلٰمٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلٰمِ بِعٰلِمِينَ ﴿٤٤﴾

بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم

اور بولا وہ جوان دونوں میں سے بچا تھا ف۱۱۸ اور ایک مدت بعد اُسے یاد آیا ف۱۱۹ میں

بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ﴿٤٥﴾ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي

تمھیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو ف۱۲۰ اے یوسف اے صدیق ہمیں تعبیر دیجیے سات فربہ

سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنۢبُلٰتٍ

گایوں کی جنھیں سات دُبلی کھاتی ہیں اور سات ہری بالیں اور

خُضْرٍ وَأُخَرَ يٰبِسٰتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾

دوسری سات سوکھی ف۱۲۱ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں شاید وہ آگاہ ہوں ف۱۲۲

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ

کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار ف۱۲۳ تو جو کاٹو اُسے اس کی بال میں

ف۱۱۳ جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہوگا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ حکم ٹل نہیں سکتا۔ ف۱۱۴ یعنی ساقی کو

ف۱۱۵ اور میرا حال بیان کرنا کہ قیدخانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے۔

ف۱۱۶ اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے اس مدت کے گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف کو قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اسکو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے ساحروں اور کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کر کے اُن سے اپنا خواب بیان کیا۔

ع ۵ ۷ ۱۵

ف۱۱۷ جو ہری پر لپٹیں اور انھوں نے ہری کو سکھا دیا۔

ف۱۱۸ یعنی ساقی۔

ف۱۱۹ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا ساقی نے کہا کہ

ف۱۲۰ قیدخانہ میں وہاں تعبیر خواب کے ایک عالم ہیں بس بادشاہ نے اس کو بھیج دیا کہ وہ قیدخانہ میں پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا۔

ف۱۲۱ یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور مُلک کے تمام علماء اور حُکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں۔ حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں۔

ف۱۲۲ خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبت و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کر کے اپنے پاس بلائیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعبیر دی اور

ف۱۲۳ اس زمانہ میں خوب پیداوار ہوگی سات موٹی گایوں اور سات سبز بالوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

فِیْ سُنْۢبُلِہٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْکُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ

رہنے دو ف۱۲۴ مگر تھوڑا جتنا کھالو ف۱۲۵ پھر اس کے بعد سات کرے

ذٰلِکَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْکُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَہُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا

برس آئیں گے ف۱۲۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لیے پہلے جمع کر رکھا تھا ف۱۲۷ مگر تھوڑا جو

تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ عَامٌ فِیْہِ یُغَاثُ

بچالو ف۱۲۸ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں عام لوگوں کو مینہ دیا جائے گا

النَّاسُ وَ فِیْہِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِہٖ ۚ فَلَمَّا

اور اس میں رس نچوڑیں گے ف۱۲۹ اور بادشاہ بولا کہ انھیں میرے پاس لے آؤ تو جب

جَآءَہُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسْـَٔلْہُ مَا بَالُ

اس کے پاس ایلچی آیا ف۱۳۰ کہا اپنے ربّ (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ ف۱۳۱ کیا حال

النِّسْوَۃِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَہُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِہِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾

ہے ان عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے، بیشک میرا ربّ ان کا فریب جانتا ہے ف۱۳۲

قَالَ مَا خَطْبُکُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِہٖ ؕ قُلْنَ

بادشاہ نے کہا کہ اے عورتو تمہارا کیا کام تھا، جب تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا بولیں

حَاشَ لِلّٰہِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ

اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں کوئی بدی نہیں پائی عزیز کی عورت ف۱۳۳ بولی

الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّہٗ عَنْ نَّفْسِہٖ وَ اِنَّہٗ

اب اصلی بات کھل گئی میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تھا اور بے شک وہ

لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِکَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْہُ بِالْغَیْبِ وَ

سچے ہیں ف۱۳۴ یوسف نے کہا یہ میں نے اس لیے کیا کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں

اَنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ﴿۵۲﴾

نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ دغابازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

ف۱۲۴ تاکہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے۔
ف۱۲۵ اس پر سے بھوسی اتار لو اور اسے صاف کر لو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کر لو۔
ف۱۲۶ جن کی طرف دبلی گایوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے
ف۱۲۷ اور ذخیرہ کر لیا تھا۔
ف۱۲۸ بیج کے لیے تاکہ اس سے کاشت کرو۔
ف۱۲۹ انگور کا اور تل زیتون کے تیل نکالیں گے یہ سال کثیر الخیر ہوگا۔ زمین سرسبز و شاداب ہوگی درخت خوب پھلیں گے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ تعبیر سن کر واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جاکر تعبیر بیان کی بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، ضرور ویسا ہی ہوگا۔ بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سنے۔

ع ۶ / ۱۶

ف۱۳۰ اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بادشاہ کا پیغام عرض کیا تو آپ نے
ف۱۳۱ یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ پوچھے تفتیش کرے
ف۱۳۲ یہ آپ نے اس لیے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی برات اور بے گناہی معلوم ہو جائے اور یہ اس کو معلوم ہو کہ یہ قید طویل بے وجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو نیش زنی کا موقع نہ ہے۔
مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے۔ اب قاصد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچا بادشاہ نے سن کر عورتوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی۔
ف۱۳۳ زلیخا۔
ف۱۳۴ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پیام بھیجا کہ عورتوں نے آپ کی پاکی بیان کی اور عزیز کی عورت نے اپنے گناہ کا اقرار کر لیا۔ اس پر حضرت